ماہنامہ

انصاراللہ قادیان

مجلس انصاراللہ بھارت کا ترجمان

اپریل، مئی/2022ء

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُوْنُوْا أَنْصَارَ اللّٰهِ (الصّف:۱۵)

خلافت نمبر

مؤرخہ 24 مارچ 2022ء کو منعقدہ ریفریشر کورس مجلس عاملہ قادیان کی صدارت فرماتے ہوئے
مکرم مولانا عطاء المجیب لون صاحب صدر مجلس انصاراللہ بھارت

مؤرخہ 24 مارچ 2022ء کو منعقدہ ریفریشر کورس مجلس عاملہ قادیان
کے موقعہ پر حاضر عہدیداران مجلس عاملہ بھارت وقادیان

مؤرخہ 13/مارچ 2022ء کو منعقدہ ضلعی ریفریشر کورس
مجلس عاملہ انصاراللہ پالاکاڈ، تریشور (کیرلہ) کے اسٹیج کا منظر
مکرم ایچ سلیمان صاحب امیر ضلع دیکھے جاسکتے ہیں

مؤرخہ 13/مارچ 2022ء کو منعقدہ ضلعی ریفریشر کورس مجلس
عاملہ انصاراللہ پالاکاڈ، تریشور (کیرلہ) کے حاضرین کا ایک منظر

18/فروری 2022ء کو زیر صدارت مکرم شیخ مجاہد احمد
شاستری صاحب نائب صدر صف دوم مجلس انصاراللہ بھارت
منعقدہ تربیتی اجلاس بنگلور (کرناٹک) کے اسٹیج کا منظر

18/فروری 2022ء کو منعقدہ تربیتی اجلاس
بنگلور (کرناٹک) کے حاضرین کا منظر

زیر صدارت مکرم حامداللہ غوری صاحب ناظم ضلع ورنگل
مؤرخہ 6/مارچ 2022ء کو منعقدہ ضلعی ریفریشر کورس
ضلع ورنگل (تلنگانہ) کے اسٹیج کا منظر

مؤرخہ 6/مارچ 2022ء کو منعقدہ ضلعی ریفریشر کورس
ضلع ورنگل (تلنگانہ) میں حاضر زعماء و معلمین کرام کا منظر

جناب سنیل صاحب ڈپٹی تحصیل دار جڑچرلہ کو جماعتی لٹریچر
پیش کرتے ہوئے مکرم محمود احمد بابو صاحب امیر ضلع محبوب نگر
اور وفد مجلس انصاراللہ ضلع محبوب نگر، تلنگانہ

مجلس انصاراللہ کولکتہ (صوبہ بنگال) کے زیر اہتمام
دیگر مذاہب کے نمائندگان کو جماعتی تعارف کروانے
کے بعد لی گئی ایک گروپ تصویر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُوۡنُوۡۤا اَنۡصَارَ اللّٰہِ (الصّف:۱۵) رَبِّ انۡفُخۡ رُوۡحَ بَرَکَۃٍ فِیۡ کَلَامِیۡ ھٰذَا وَ اجۡعَلۡ اَفۡئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَہۡوِیۡۤ اِلَیۡہِ (فتح اسلام)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
میں اقرار کرتا ہوں کہ اسلام احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت اور نظام خلافت کی حفاظت کیلئے اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی آخر دم تک جدوجہد کرتا رہوں گا اور اس کیلئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کیلئے ہمیشہ تیار رہوں گا نیز میں اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔(اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی)

مجلس انصار اللہ سلسلہ عالیہ احمدیہ بھارت کا ترجمان

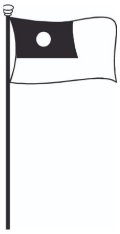

ماہنامہ انصار اللہ قادیان

جلد:20 | شہادت، ہجرت 1401 ہجری شمسی۔اپریل، مئی/2022ء | شمارہ:4,5

فہرست مضامین

❁	اداریہ	2
❁	درس القرآن و درس الحدیث	3
❁	ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام	4
❁	گزارشات از صدر مجلس انصار اللہ بھارت	5
❁	خلاصہ جات خطبات جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	6
❁	خلفائے احمدیت کی افراد جماعت احمدیہ کے ساتھ اخلاص و محبت	14
❁	خلفائے احمدیت اور خدمت قرآن کریم	17
❁	مکرم احمد اللہ صاحب مدراسی مرحوم سابق سیکرٹری امور عامہ حیدرآباد (تلنگانہ) کا ذکر خیر	25
❁	100 سال قبل اپریل 1922ء	26
❁	اخبار مجالس	27

نگران:
عطاء المجیب لون
صدر مجلس انصار اللہ بھارت

مدیر
حافظ سید رسول نیاز
فون:98763 32272

نائب مدیر
شیخ محمد زکریا
فون:79861 56091

مجلس اِدارت
شیخ مجاہد احمد شاستری، جاوید احمد لون، ایچ شمس الدین، ڈاکٹر عبد الماجد، وسیم احمد عظیم، سید اعجاز احمد آفتاب

مینیجر
طاہر احمد بیگ
فون:99152 23313

مطبع
فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان

پروپرائٹر
مجلس انصار اللہ بھارت

مقام اشاعت
ایوان انصار قادیان، گورداسپور، پنجاب
فون:01872-220186
ای میل:ansarullah@qadian.in

بدل اشتراک سالانہ
سالانہ 210 روپے، فی پرچہ 20 روپے
بیرون ملک سالانہ 50 یو ایس ڈالر

ٹائٹل ڈیزائن: آر۔محمود احمد عبد اللہ

محمد نور الدین پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر انصار اللہ بھارت قادیان سے شائع کیا : پروپرائٹر مجلس انصار اللہ بھارت

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

خلافت احمدیہ کا شاندار مستقبل اور زمانہ

پیشگوئیوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ خلافتِ احمدیہ دائمی ہے جو قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’ساتواں ہزار خدا اور اُس کے مسیح کا اور ہر ایک خیر و برکت اور ایمان اور صلاح اور تقویٰ اور توحید اور خدا پرستی اور ہر ایک قسم کی نیکی اور ہدایت کا زمانہ ہے۔ اب ہم ساتویں ہزار کے سر پر ہیں۔ اِس کے بعد کسی دوسرے مسیح کو قدم رکھنے کی جگہ نہیں کیونکہ زمانے سات ہی ہیں جو نیکی اور بدی میں تقسیم کئے گئے ہیں۔ اِس تقسیم کو تمام انبیاء نے بیان کیا ہے...... اور دنیا میں کوئی پیشگوئی اِس قوت اور تواتر کی نہیں ہوگی جیسا کہ تمام نبیوں نے آخری مسیح کے بارہ میں کی ہے۔‘‘ (لیکچر لاہور، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 186)

اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو کشفاً اور الہاماً سمجھایا کہ دنیا کی کل عمر سات ہزار سال ہے اور آپ کا زمانہ ساتویں ہزار سال پر محیط ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں: ’’هٰذَا مَا كَشَفَ عَلَيَّ رَبِّيْ‘‘ (خطبہ الہامیہ، روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 330) نیز فرمایا: ’’سورۃ العصر میں دنیا کی تاریخ موجود ہے جس پر خدا تعالیٰ نے اپنے الہام سے مجھ کو اطلاع دی ہے‘‘

(الحکم جلد 6 صفحہ 25۔ مورخہ 17/ جولائی 1902ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ قدرتِ ثانیہ دائمی ہوگی جس کا سلسلہ تا قیامت منقطع نہ ہوگا۔ آنحضرتؐ نے بھی نبوت کے طریق پر خلافت قائم ہونے کی بشارت دینے کے بعد سکوت اختیار فرما کر تصدیق فرمادی کہ آخری زمانے میں قائم ہونے والی خلافت کے بعد کوئی اور دَور نہیں ہوگا اِس کے بعد دنیا کا خاتمہ ہوگا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی خلافت کے آغاز میں بڑے پُرشوکت الفاظ میں اِس مضمون کو بیان فرمایا ہے۔ آپؒ فرماتے ہیں:

’’اب آئندہ انشاء اللہ خلافت احمدیہ کو کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا۔ جماعت بلوغت کے مقام پر پہنچ چکی ہے خدا کی نظر میں۔ اور کوئی دشمن آنکھ، کوئی دشمن دل، کوئی دشمن کوشش اِس جماعت کا بال بھی بیکا نہیں کر سکے گی اور خلافت احمدیہ ان شاء اللہ اسی شان کے ساتھ نشوونما پاتی رہے گی جس شان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدے فرمائے ہیں کہ کم از کم ایک ہزار سال تک یہ جماعت زندہ رہے گی‘‘ (خطبہ جمعہ 18 جون 1982۔ خطبات طاہر جلد 1 صفحہ:18)

خلافت احمدیہ میں توحید کا غلبہ ہوگا، شرک مٹ جائے گا، ظلم وستم اور ہر قسم کا فساد ختم ہوگا اور امن وسلامتی اور صلح وآشتی کا دَور دورہ ہوگا۔ اللہ کے فضل سے دلائل کے اعتبار سے تو جماعت احمدیہ غلبہ پا چکی ہے لیکن عددی ظاہری غلبہ بھی ان شاء اللہ پہلی تین صدیوں کے اندر مقدر ہے۔ اِس کے بعد کم از کم سات سو سال کا دَور امن وسکون اور پیار محبت کا ہوگا۔ جب یہ ایک ہزار سال مکمل ہوں گے تو اِس کے بعد جب اللہ چاہے گا وہ آخری گھڑیاں بھی آن پہنچیں گی جب اشرار الناس پیدا ہوں گے جن پر قیامت برپا ہوگی۔ لیکن وہ اتنا معمولی عرصہ ہوگا جس کو زمانہ یا عہد نہیں کہا جا سکتا۔ اسی لیے نہ آنحضورؐ نے نہ حضرت مسیح موعودؑ نے اُس کو زمانوں میں شمار کیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں۔

’’پس آپ کامل وفا کے ساتھ خدا کی قدرت ثانیہ کے ساتھ تعلق جوڑے رکھیں مَیں آپ کو خوشخبری دیتا ہوں اور خدا کی قسم کھا کر آپ سے کہتا ہوں کہ خدا کی قدرت کبھی بھی آپ سے پیوند نہیں توڑے گی۔ ہرگز نہیں توڑے گی۔ ہرگز نہیں توڑے گی۔ یہاں تک کہ اسلام کو کامل غلبہ نہ نصیب ہو جائے۔‘‘ (الفضل 8 مارچ 2022ء آن لائن)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

’’پس اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دنیا پر غالب آنا ہے تو میری آپ کو یہی نصیحت ہے اور میرا یہی پیغام ہے کہ آپ خلافت سے وابستہ ہو جائیں۔ اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ ہماری ساری ترقیات کا دارومدار خلافت سے وابستگی میں ہی پنہاں ہے۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 23/ مئی 2003ء صفحہ 1)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اخلاص کے ساتھ خلافت سے وابستہ فرمائے۔ آمین

حافظ سید رسول نیاز

القرآن الکریم

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ ۪ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَہُمۡ دِیۡنَہُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَہُمۡ وَلَیُبَدِّلَنَّہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِہِمۡ اَمۡنًا ؕ یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡئًا ؕ وَمَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ○ (النور:56)

ترجمہ: تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا وہ میری عبادت کریں گے میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اُس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

عَنۡ حُذَیۡفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ : قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ : تَکُوۡنُ النُّبُوَّۃُ فِیۡکُمۡ مَا شَآءَ اللّٰہُ اَنۡ تَکُوۡنَ ثُمَّ یَرۡفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوۡنُ خِلَافَۃٌ عَلٰی مِنۡھَاجِ النُّبُوَّۃِ مَا شَآءَ اللّٰہُ اَنۡ تَکُوۡنَ ثُمَّ یَرۡفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوۡنُ مُلۡکًا عَاضًّا فَتَکُوۡنُ مَا شَآءَ اللّٰہُ اَنۡ تَکُوۡنَ ثُمَّ یَرۡفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوۡنُ مُلۡکًا جَبۡرِیَّۃً فَیَکُوۡنُ مَا شَآءَ اللّٰہُ اَنۡ یَکُوۡنَ ثُمَّ یَرۡفَعُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوۡنُ خِلَافَۃٌ عَلٰی مِنۡھَاجِ النُّبُوَّۃِ ثُمَّ سَکَتَ۔

(مسند احمد جلد ۴ صفحہ ۲۷۳ مشکوۃ کتاب الرقاق باب الانذار والتحذیر)

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر وہ اس کو اٹھا لے گا اور خلافت علی منہاج النبوۃ قائم ہو گی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی (جس سے لوگ تنگی محسوس کریں گے) جب یہ دور ختم ہوگا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم ستم کے دور کو ختم کر دے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علی منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ یہ فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

’میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے‘

’’یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اُس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اِس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور اُن کو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیۡ (المجادلة:23) اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اُس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اِسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ اُن کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اُس کی تخم ریزی اُنہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اُس کی پوری تکمیل اُن کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں اُن کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقع دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آ جاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں اور اُن کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے ....سو اے عزیزو! جب کہ قدیم سے سُنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا وے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اُس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک مَیں نہ جاؤں۔ لیکن مَیں جب جاؤں گا تو پھر خدا اُس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اِس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھائے گا جس کا اُس نے وعدہ فرمایا اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔‘‘

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 304 تا 306)

گزارشات ازصدرمجلس

جماعت احمدیہ کے خلیفہ کی حیثیت دنیا کے تمام بادشاہوں سے زیادہ ہے

قرآن کریم اور سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشان پیشگوئیوں کے عین مطابق حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کے سانحہ ارتحال کے بعد 27؍مئی 1908ء کو جماعت احمدیہ اُس قدرت ثانیہ کے بابرکت دائمی دَور میں داخل ہوگئی جس کے ذریعہ تمام ادیان باطلہ پر اسلام کوغلبہ حاصل ہونا مقدر ہے۔اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے 114 سال کی تاریخ گواہ ہے کہ خلافت احمدیہ اُن تمام برکتوں اور رحمتوں کا مرکز بنتے ہوئے نہ صرف عالم احمدیت بلکہ تمام عالم اسلام اور تمام دنیا کی دینی اور دنیاوی فلاح وبہبود کے لیے دن رات کوشاں ہے۔

جہاں دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کی اشاعت کا کام جاری وساری ہے وہاں خلافتِ احمدیہ کی سرپرستی میں آج ساری دنیا میں مختلف زبانوں میں بڑے وسیع پیمانے پر کتب اور لٹریچر کی اشاعت کا کام جاری ہے۔قادیان میں بھی دس علاقائی زبانوں کے ڈیسک قائم ہیں۔لکھوکھہا کی تعداد میں یہ لٹریچر ہر سال شائع ہورہا ہے اوراسی طرح الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے ذریعہ اورسوشل میڈیا کے ذریعہ کروڑہا لوگوں تک اسلام کا پُرامن پیغام پہنچ رہا ہے۔

سب سے بڑھ کر یہ کہ! حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطبات اور خطابات آج عالم اسلام میں ایک انقلابِ عظیم برپا کررہے ہیں۔یہ خطبات ساری دنیا میں مختلف زبانوں میں سنے جاتے ہیں۔MTA کے مختلف چینلز پر مختلف زبانوں میں ترجمہ کے ساتھ نشر ہوتے ہیں۔افریقہ کے جماعتی اور دوسرے ریڈیو سٹیشنز پر بہت سی زبانوں میں ترجمہ کے ساتھ نشر ہوتے ہیں۔مختلف ممالک نے اپنی اپنی ویب سائٹ بنائی ہوئی ہیں۔اُن پر اُن ممالک کی زبانوں میں اَپ لوڈ کیے جاتے ہیں۔خلیفۃ المسیح کی آواز ساری دنیا تک پہنچانے کے لیے آج ایک ایسا نظام جاری ہے جس کی عالمِ اسلام کی تاریخ میں کوئی نظیر نہیں ملتی۔ان خطبات سے جہاں افراد جماعت کی زندگیاں سنورتی ہیں اور ایمانوں کو جلا ملتی ہے اور ایک روحانی مائدہ کا سامان مہیّا کرتے ہیں وہاں غیر بھی اِن خطبات سے فیض پاتے ہیں اور جہاں اُن کے احمدیت میں داخل ہونے کا موجب بنتے ہیں وہاں اُن کی زندگیوں میں ایک عظیم انقلاب برپا ہوتا ہے۔

حضرت مصلح موعودرضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا:''جماعت احمدیہ کے خلیفہ کی حیثیت دنیا کے تمام بادشاہوں اور شہنشاہوں سے زیادہ ہے۔وہ دنیا میں خدااوررسولِ کریم ﷺ کا نمائندہ ہے۔''

(الفضل 27؍اگست 1937ء صفحہ 8)

آج ساری دنیا میں جماعت احمدیہ کو ایک منفرد اور ممتاز عالمی تشخص حاصل ہے۔چونکہ روئے زمین پر یہ واحد جماعت ہے جس میں آسمانی خلافت کا نظام جاری ہے۔آج عالم اسلام میں چاروں طرف نظر دوڑائیں توسوائے ایک وجود کے اورکوئی ایسا وجود نہیں ملتا جو عالم اسلام کے لیے اور بنی نوع انسان کے لیے راتوں کو اُٹھ کر اپنے رب کے حضور تڑپتا ہو، آہ وبکا کرتا ہو اور ہر ایک کے لیے خیر اور بھلائی مانگتا ہو۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''کون سا دنیاوی لیڈر ہے جو بیماروں کے لئے دعائیں بھی کرتا ہو۔کون سا لیڈر ہے جو اپنی قوم کی بچیوں کے رشتوں کے لئے بے چین اور ان کے لئے دعا کرتا ہو۔کون سا لیڈر ہے جس کو بچوں کی تعلیم کی فکر ہو...دنیا کا کوئی ملک نہیں جہاں رات سونے سے پہلے چشم تصور میں مَیں نہ پہنچتا ہوں اور ان کے لئے سوتے وقت بھی اور جاگتے وقت بھی دعا نہ ہو۔یہ میں باتیں اِس لئے نہیں بتا رہا کہ کوئی احسان ہے۔یہ میرا فرض ہے۔اللہ تعالیٰ کرے کہ اِس سے بڑھ کر مَیں فرض ادا کرنے والا بنوں۔''(خطبہ جمعہ فرمودہ 6؍جون 2014ء)

ایسی خلافت عظمیٰ کی برکات حاصل کرنے کیلئے ہمیں خلیفہ وقت کی ہدایات پر کماحقہ عمل کرنے کی اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔آمین

عطاء المجیب لون

صدر مجلس انصاراللہ بھارت

خلاصہ جات خطباتِ جمعہ ماہ فروری، مارچ 2022ء

سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خطبہ جمعہ 4 فروری 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، برطانیہ
حضرت ابوبکر صدیقؓ کے کمالات ومناقب کا ایمان افروز تذکرہ

حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی مثال حضرت میکائیل اور جبرئیل سے: تشہد، تعوذ، سورۃ فاتحہ کی تلاوت اور ترجمہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: عبدالرحمٰن بن غنمؓ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہؐ بنو قریظہ کی طرف روانہ ہوئے تو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نے آپؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ لوگ اگر آپؐ کو دنیاوی زینت والے لباس میں دیکھیں گے تو اُن میں اسلام قبول کرنے کی خواہش زیادہ ہوگی۔ آپؐ نے فرمایا: میرے ربّ نے میرے لیے عمر بن خطابؓ کی مثال فرشتوں میں سے جبرئیل کی سی بیان کی ہے۔ اللہ نے ہر امت کو جبرئیل کے ذریعہ ہی ہلاک کیا ہے اور اُن کی مثال انبیاء میں سے حضرت نوحؑ کی سی ہے جب انہوں نے کہا رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا۔ اے میرے ربّ! کافروں میں سے کسی کو زمین پر بستا ہوا نہ رہنے دے۔ اور ابوبکرؓ کی مثال میکائیل کی مانند ہے۔ جب وہ مغفرت طلب کرتا ہے تو اُن لوگوں کے لیے جو زمین میں ہیں اور انبیاء میں اُن کی مثال حضرت ابراہیمؑ کی مانند ہے جب انہوں نے کہا۔ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ پس جس نے میری پیروی کی تو وہ یقیناً مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو یقیناً تُو بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: اگر تم دونوں میرے لیے کسی ایک امر پر متفق ہو جاؤ تو مَیں تمہارے مشورے کے خلاف نہیں کروں گا۔

کھجور کی فضیلت: ایک روایت ہے کہ بنو قریظہ میں حضرت سعدؓ اور حضرت کعبؓ بن عمرو مازنی بھی تیر چلانے والوں میں سے تھے جنہوں نے کثرت سے تیر چلائے تھے۔ جب رات کا کچھ حصہ گزر گیا تو یہ اپنے اپنے ٹھکانوں کی طرف لوٹ آئے اور حضرت سعد بن عبادہؓ کی بھیجی ہوئی کھجوریں کھا کر وقت گزارا۔ رسول اللہؐ، حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ بھی کھجوریں کھا رہے تھے۔ رسول اللہ فرماتے کہ کھجور کیا ہی عمدہ کھانا ہے۔

حضرت ابوبکرؓ کا رونا: حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ جب حضرت سعدؓ بن معاذ پر نزع کی کیفیت طاری تھی رسول اللہؐ اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ ان کے پاس تشریف لائے۔ میں حضرت عمرؓ کے رونے کی آواز کو حضرت ابوبکرؓ کے رونے کی آواز سے الگ پہچان رہی تھی جبکہ میں اپنے حجرے میں تھی۔

حضرت ابوبکرؓ اور صلح حدیبیہ: ایک خواب کی بنا پر آنحضرتؐ چودہ سو صحابہ کی جمعیت کے ساتھ ذوالقعدہ چھ ہجری میں عمرے کی ادائیگی کیلئے روانہ ہوئے۔ حدیبیہ کے مقام پر عروۃ آنحضرتؐ کی خدمت میں آیا اور قریش کے حق میں زیادہ سے زیادہ شرائط محفوظ کرانے کی غرض سے کہنے لگا۔ اے محمد (ﷺ) اگر قریش کو غلبہ ہو گیا تو خدا کی قسم مجھے آپ کے اردگرد ایسے منہ نظر آرہے ہیں کہ یہ سب لوگ آپ کا ساتھ چھوڑ دیں گے۔ حضرت ابوبکرؓ جو اس وقت آنحضرتؐ کے پاس ہی بیٹھے تھے عروہ کے یہ الفاظ سن کر غصہ سے بھر گئے اور فرمانے لگے جاؤ جاؤ اور اپنے بت لات کو چومتے پھرو۔ کیا ہم خدا کے رسول کو چھوڑ جائیں گے؟ یعنی کیا ایسا ہوسکتا ہے کہ تم تو بتوں کی خاطر صبر وثبات

دکھاؤ اور ہم خدا پر ایمان لاتے ہوئے رسول اللہؐ کو چھوڑ کر بھاگ جائیں!!!

صلح نامہ کی دو نقلیں تیار کی گئیں اور بطور گواہ کے مسلمانوں کی طرف سے دستخط کرنے والوں میں حضرت ابوبکرؓ بھی شامل تھے۔ حضرت ابوبکرؓ فرمایا کرتے تھے کہ اسلام میں صلح حدیبیہ سے بڑی کوئی اور فتح نہیں ہے۔

حضرت ابوبکرؓ اور جہاد: سریہ حضرت ابوبکرؓ بطرف بنوفزارہ، سریہ حضرت ابوبکرؓ بطرف نجد۔ غزوہ خیبر اور غزوۂ فتح مکہ میں حضرت ابوبکرؓ کی شمولیت کا بھی حضورِ انور نے ذکر فرمایا۔

خطبہ جمعہ 11 فروری 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، برطانیہ
حضرت ابوبکر صدیقؓ کے کمالات و مناقب کا ایمان افروز تذکرہ

تشہد، تعوذ، سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت ابوبکرؓ کا ایک خواب: تاریخ میں فتح مکّہ کے حوالے سے حضرت ابوبکرؓ کی ایک خواب کا ذکر ملتا ہے کہ مسلمان مکّے کے قریب ہوگئے اور ایک کتیا بھونکتے ہوئے آئی اور قریب پہنچتے ہی پشت کے بل لیٹ گئی اور اس سے دودھ بہنے لگا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس خواب کی تعبیر یہ فرمائی کہ اُن کا شر دُور ہوگیا اور نفع قریب ہوگیا۔ وہ تمہاری قرابت داری کا واسطہ دے کر تمہاری پناہ میں آئیں گے اور تم ان میں سے بعض سے ملنے والے ہو۔

حضرت ابوبکرؓ کا مشورہ: فتح مکّہ سے پیشتر جب ابوسفیان مر الظہران مقام پر رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے حضرت عباسؓ یا حضرت ابوبکرؓ کے مشورے سے ابوسفیان کو رات روک لیا تاکہ وہ مسلمانوں کے لشکر کو دیکھ سکے۔

مکہ میں کہاں سے داخل ہوئے: جب آپؐ مکّے میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ عورتیں گھوڑوں کے مونہوں پر دوپٹے مار مار کر انہیں پیچھے ہٹا رہی تھیں۔ حضور ﷺ نے یہ منظر دیکھا تو حضرت ابوبکرؓ سے فرمایا کہ حسان بن ثابت نے کیا کہا ہے۔ جس پر حضرت ابوبکرؓ نے حسان بن ثابت کے وہ اشعار پڑھے جن میں رعب دار لشکر کے کداء کے راستے داخل ہونے کے بیان میں اسی قسم کی منظر کشی ہے۔ آپؐ نے فرمایا پھر وہیں سے داخل ہو جہاں سے حسان بن ثابت نے کہا ہے۔ کداء عرفات کا ہی دوسرا نام ہے۔

ابوسفیان کیلئے شرف کا انتظام: فتح مکہ کے موقعے پر آپؐ نے امن کا اعلان فرمایا تو حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ ابوسفیان شرف کو پسند کرتا ہے چنانچہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہوجائے گا وہ امن میں رہے گا۔ جب حضور ﷺ کے حکم سے ہُبل بت کو گرایا گیا تو زبیر بن عوامؓ نے ابوسفیان کو یاد دلایا کہ احد کے دن تم نے اسی بت کے متعلق بہت غرور سے اعلان کیا تھا کہ اس نے تم پر انعام کیا ہے۔ ابوسفیان نے کہا کہ اب ان باتوں کو جانے دو۔ مَیں جان گیا ہوں کہ اگر محمد ﷺ کے خدا کے علاوہ بھی کوئی خدا ہوتا تو جو آج ہوا وہ نہ ہوتا۔

حضرت ابوبکرؓ اور حفاظت رسول: فتح مکّہ کے دن رسول اللہؐ تشریف فرما تھے اور حضرت ابوبکرؓ تلوار سونتے حفاظت کے لیے آپؐ کے سرہانے کھڑے تھے۔

حضرت ابوبکرؓ اور تعبیر الرّؤیا: غزوہ طائف شوال آٹھ ہجری میں پیش آیا۔ اس موقعے پر آپؐ نے ایک خواب دیکھی اور حضرت ابوبکرؓ نے اس کی وہی تعبیر بیان کی جو رسول اللہ ﷺ کا بھی خیال تھا۔

حضرت ابوبکرؓ کا مال پیش کرنا: غزوہ تبوک رجب نو ہجری میں ہوا۔ اس موقعے پر حضرت ابوبکرؓ نے اپنا کُل مال جس کی مالیت چار ہزار درہم تھی آنحضرتؐ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ سے دریافت فرمایا کہ اپنے گھر والوں کے لیے بھی کچھ چھوڑا ہے۔ اس پر حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ گھر والوں کے لیے اللہ اور اس کا رسول چھوڑ آیا ہوں۔

حضرت ابوبکرؓ امیر الحج: حضور اکرمؐ نے نو ہجری میں تبوک سے واپسی حضرت ابوبکرؓ کو امیر الحج مقرر فرمایا۔

حضرت ابوبکرؓ تین سَو صحابہ کے ساتھ حج کیلئے روانہ ہوئے۔

حضرت ابوبکرؓ کا ذکر آئندہ جاری رہنے کا ارشاد فرما کر حضورِ انور نے محترمہ امۃ اللطیف خورشید صاحبہ اہلیہ شیخ خورشید احمد صاحب مرحوم اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل ربوہ کا ذکرِ خیر فرما کر نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان کیا۔

خطبہ جمعہ 18 فروری 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، برطانیہ پیشگوئی دربارہ مصلح موعودؓ کے حوالہ سے ایمان افروز تذکرہ

صداقتِ اسلام کا بڑا نشان: تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دشمنان اسلام کے اس اعتراض پر کہ اسلام کوئی نشان نہیں دکھاتا خدا تعالیٰ سے اطلاع پا کر صداقت اسلام کے ایک بڑے نشان کے طور پر ایک معین عرصہ میں تقریباً باون ترپن خصوصیات کے حامل اپنے ایک بیٹے کی پیدائش کی پیشگوئی کا اعلان فرمایا جو نہ صرف اُس عرصے میں پیدا ہوا بلکہ اُس نے لمبی عمر بھی پائی اور اُسے اسلام کی غیر معمولی خدمت کی توفیق بھی ملی۔ اس پیشگوئی کو ہم ہر سال 20 ر فروری کو پیشگوئی مصلح موعودؓ کے حوالے سے یاد رکھتے ہیں۔ اس کے مختلف پہلوؤں پر جماعتی جلسوں میں روشنی ڈالی جاتی ہے اور ایم ٹی اے پر بھی پروگرام آتے ہیں۔

بچپن میں کمزور صحت: پیشگوئی کے مطابق لمبی عمر پانے والے اس بچے کی صحت کی حالت کے بارے میں حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ بچپن میں میری صحت نہایت کمزور تھی پہلے کالی کھانسی ہوئی پھر صحت ایسی گر گئی کہ گیارہ بارہ سال کی عمر تک موت وحیات کی کشمکش میں مبتلا رہا۔ نظر کمزور ہوگئی۔ چھ سات ماہ تک مجھے بخار آتا رہا۔ ٹی بی کا مریض قرار دیا گیا۔ اِن وجوہ سے باقاعدہ پڑھائی نہیں کر سکا۔ اکثر اسکول سے غائب رہتا۔ کون ایسی حالت میں لمبی عمر کی ضمانت دے سکتا ہے۔ ایسے حالات میں کون کہہ سکتا ہے کہ یہ علوم بھی اس کو حاصل ہوں گے۔ آپؓ فرماتے ہیں حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ قرآن اور حدیث پڑھ لے گا تو کافی ہے۔ کہتے ہیں کہ غرض میری صحت ایسی کمزور تھی کہ دنیا کے علم پڑھنے کے تعلق میں بالکل نا قابل تھا میری نظر بھی کمزور تھی میں پرائمری مڈل اور انٹرنس کے امتحان میں فیل ہوا ہوں کسی امتحان میں پاس نہیں ہوا۔

علوم ظاہری وباطنی: آپؓ فرماتے ہیں کہ خدا نے میرے متعلق خبر دی تھی کہ میں علومِ ظاہری اور باطنی سے پُر کیا جاؤں گا۔ چنانچہ باوجود اس کے کہ دنیوی علوم میں سے کوئی علم میں نے نہیں پڑھا اللہ تعالیٰ نے ایسی عظیم الشان علمی کتابیں میرے قلم سے لکھوائیں کہ دنیا یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہے کہ اس سے بڑھ کر اسلامی مسائل کے متعلق اور کچھ نہیں لکھا جا سکتا۔ قرآن کریم کی تفسیر کا ایک حصہ تفسیر کبیر کے نام سے لکھا جسے پڑھ کر بڑے بڑے مخالفوں نے بھی تسلیم کیا کہ اِس جیسی آج تک کوئی تفسیر نہیں لکھی گئی۔

سورۃ فاتحہ کی تفسیر: حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ میں ابھی بچہ ہی تھا کہ رؤیا میں ایک فرشتے نے سورہ فاتحہ کی تفسیر سکھانی شروع کی اور جب وہ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ تک پہنچا تو کہنے لگا کہ آج تک جتنے مفسر گزرے ہیں ان سب نے صرف اِس آیت تک تفسیر لکھی ہے لیکن مَیں تمہیں اِس کے آگے بھی تفسیر سکھاتا ہوں۔ چنانچہ اُس نے ساری سورہ فاتحہ کی تفسیر مجھے سکھا دی۔ اِس رؤیا کے معنی درحقیقت یہی تھے کہ فہمِ قرآن کا ملکہ میرے اندر رکھ دیا گیا۔ آپؓ نے دنیا کو چیلنج دیا کہ یہ ملکہ میرے اندر اس قدر ہے کہ میں یہ دعویٰ کرتا ہوں کہ سورہ فاتحہ سے ہی میں تمام اسلامی علوم بیان کر سکتا ہوں۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ ہمارے اسکول کی فٹبال ٹیم کو امرتسر میں میچ جیتنے پر ایک رئیس نے دعوت دی جہاں مجھے تقریر کرنے کے لیے کھڑا کر دیا گیا۔ میری دعا پر خدا تعالیٰ نے سورۂ فاتحہ کے متعلق میرے دل میں ایک نکتہ ڈالا اور میں نے کہا دیکھو قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے یہ دعا سکھائی ہے کہ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ - غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ سے مُراد ہے کہ ہم یہودی نہ بن جائیں اور وَلَا الضَّآلِّيۡنَ سے مُراد ہے کہ ہم نصاریٰ نہ بن جائیں۔ جب میری تقریر ہو چکی تو بعد میں بڑے بڑے رؤسا کہنے لگے کہ آپ نے قرآن خوب پڑھا ہوا ہے۔ ہم نے تو اپنی ساری عمر میں یہ نکتہ پہلی دفعہ سنا ہے۔ چنانچہ واقعہ یہی ہے کہ ساری تفسیروں کو دیکھ لو کسی مفسر قرآن نے آج تک یہ نکتہ بیان نہیں کیا۔ حالانکہ میری عمر اُس وقت بیس سال کے قریب تھی جب اللہ تعالیٰ نے یہ نکتہ مجھ پر کھولا۔

اس پیشگوئی پر ہمارے جلسے تبھی فائدہ مند ہیں جب ہم اس مقصد کو ہمیشہ سامنے رکھیں کہ ہم نے اسلام کی سچائی دنیا پر ظاہر کر کے آنحضرتؐ کے جھنڈے تلے سب کو لے کر آنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

خطبہ جمعہ 25 فروری 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، برطانیہ
حضرت ابوبکر صدیقؓ کے کمالات و مناقب کا ایمان افروز تذکرہ

زادِ راہ کا اُونٹ گم ہونا: تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع کے لیے جمعرات یا ہفتے کے دن جبکہ ذیقعدہ کے چھ دن باقی تھے روانہ ہوئے۔ اس موقعے پر حضرت ابوبکرؓ نے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ میرے پاس ایک اونٹ ہے ہم اس پر اپنا زادِ راہ لاد لیتے ہیں تو آپؐ نے فرمایا ایسا ہی کرلو۔ راستے میں حضرت ابوبکرؓ کے غلام سے وہ اونٹ کہیں گم ہوگیا تو آپؓ اس غلام کو مارنے کے لیے اٹھے مگر حضور ﷺ نے محض تبسم کرتے ہوئے فرمایا کہ اس محرِم کو دیکھو یہ کیا کرنے لگا ہے۔ صحابہ کو جب آنحضورؐ کا زادِ راہ گم ہونے کا عِلم ہوا تو وہ آٹے، کھجور اور مکھن سے تیار کردہ ایک عمدہ حلوہ 'حیس' لے کر آئے۔ حضور ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ کو غلام پر غصّہ کرنے سے روکا اور فرمایا کہ اے ابوبکر! نرمی اختیار کرو۔ بعد میں حضرت صفوان بن معطلؓ جو قافلے کے پیچھے پیچھے چلا کرتے تھے جب پہنچے تو وہ اونٹ ان کے ساتھ تھا۔

محمد بن ابوبکر کی پیدائش: حجۃ الوداع کے سفر میں ہی ذوالحلیفہ مقام پر حضرت ابوبکرؓ کے ہاں آپؓ کی اہلیہ اسماء بنت عمیسؓ کے بطن سے محمد بن ابوبکر کی پیدائش ہوئی۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اسماء غسل کرلیں اور حج کا احرام باندھ لیں اور بیت اللہ کے طواف کے علاوہ حاجیوں کی طرح باقی سب کام کریں۔ حجۃ الوداع کے موقعے پر جن لوگوں کے ساتھ قربانی کے جانور تھے اُن میں حضرت ابوبکر صدیقؓ بھی شامل تھے۔

ابوبکرؓ نماز پڑھانا: نبی کریمؐ نے اپنی آخری بیماری میں فرمایا کہ ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نمازیں پڑھائیں۔ حضرت عائشہؓ نے یہ سوچ کر کہ حضرت ابوبکرؓ حضورؐ کی جگہ کھڑے ہوئے تو اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ پائیں گے حضرت حفصہؓ سے کہہ دیا کہ وہ حضرت عمرؓ سے نماز کی امامت کا کہہ دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس بات کو ناپسند کیا اور فرمایا ابوبکر سے کہو وہی لوگوں کو نماز پڑھائیں۔

ان ہی ایّام میں حضورؐ نے اپنی بیماری میں کچھ تخفیف محسوس کی تو مسجد میں تشریف لائے۔ حضرت ابوبکرؓ نماز پڑھا رہے تھے، وہ آپؐ کو دیکھ کر پیچھے ہٹے لیکن حضورؐ نے اشارے سے منع فرمایا اور پھر حضرت ابوبکرؓ کے پہلو میں بیٹھ گئے۔ حضرت ابوبکرؓ رسول اللہ ﷺ کی نماز کے ساتھ نماز پڑھتے اور لوگ حضرت ابوبکرؓ کی نماز کے ساتھ نماز پڑھتے۔

حضورؐ کی وفات کی خبر سن کر حضرت عمرؓ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے اللہ کی قسم! رسول اللہؐ فوت نہیں ہوئے۔ اتنے میں حضرت ابوبکرؓ آ گئے اور انہوں نے رسول اللہؐ کے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور آپؐ کو بوسہ دیا اور فرمایا میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ آپؐ زندگی میں بھی اور موت کے وقت بھی پاک و صاف ہیں۔ اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اللہ آپؐ کو کبھی دو موتیں نہیں چکھائے گا۔ پھر حضرت ابوبکرؓ باہر تشریف لائے اور حضرت عمرؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اے قسم کھانے والے! ٹھہر جا۔ پھر آپؓ نے حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا دیکھو جو محمدؐ کو پوجتا تھا وہ سن لے کہ محمدؐ تو یقیناً فوت ہوگئے ہیں اور جو اللہ کو پوجتا تھا اسے یاد رہے کہ اللہ زندہ ہے اور وہ کبھی نہیں مرے گا۔ اس کے بعد آپؓ نے یہ آیت پڑھی کہ اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ تم بھی مرنے والے ہو اور وہ بھی مرنے والے ہیں۔ اور یہ آیت بھی پڑھی کہ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَاۡئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ ......الخ یعنی محمدؐ تو صرف ایک رسول ہیں آپ سے پہلے سب رسول فوت ہوچکے ہیں۔ کیا اگر آپ فوت ہوجائیں یا قتل کیے جائیں تو تم اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے؟...... یہ سن کر لوگ اتنا روئے کہ ہچکیاں بندھ گئیں۔ جس وقت انصار سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع تھے۔ جب مہاجر صحابہ کو انصار کے اس اجتماع کی اطلاع پہنچی تو حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت ابوعبیدہؓ سقیفہ بنی ساعدہ پہنچے۔ اس موقعے پر حضرت ابوبکرؓ نے نہایت پُراثر فصیح و بلیغ تقریر فرمائی۔

جنگ: آخر پر حضورِ انور نے دنیا کے موجودہ خطرناک حالات کے متعلق دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ دنیا کے حالات انتہائی خطرناک ہوچکے ہیں۔ ان دنوں میں احمدیوں کو بہت دعا کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ جنگ کی ناقابلِ تصور تباہ کاریوں سے انسانیت کو بچا کے رکھے۔ آمین۔

خطبہ جمعہ 04 مارچ 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، برطانیہ
حضرت ابوبکر صدیقؓ کے کمالات ومناقب کا ایمان افروز تذکرہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بیعت خاصہ: تاریخ طبری میں پہلے خلیفہ راشد کے انتخاب کے موقع پر حضرت حباب بن منذرؓ کی رائے تھی کہ چونکہ مہاجرینِ قریش انصار کے زیر سایہ ہیں اس لیے اس معاملہ میں انصار کا یہ فیصلہ تسلیم کیا جائے کہ ایک امیر انصار میں سے اور ایک امیر مہاجرینِ قریش میں سے ہو جبکہ حضرت بشیر بن سعدؓ کی رائے تھی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم قریش امارت کی زیادہ مستحق اور اہل ہے لیکن سنن کبریٰ للنسائی میں ہے کہ اس موقع پر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ایک میان میں دو تلواریں نہیں ہو سکتیں نیز انہوں نے حضرت ابوبکرؓ کا ہاتھ پکڑ کر اُن کی تین خوبیوں کا حوالہ دیا کہ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا یعنی اور جب وہ دونوں غار میں تھے تو وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا کہ غم نہ کر یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ تو اس موقع پر غار میں کون دو اشخاص تھے؟ رسول اللہ کا ساتھی کون تھا؟ رسول اللہؐ اور کس کے ساتھ تھے؟ یہ کہہ کر حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کر لی تو ساری قوم نے بھی حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کر لی۔ یہ بیعت سقیفہ اور بیعت خاصہ کے نام سے بھی مشہور ہے۔

بیعتِ عام کے دن خطبہ: حضرت ابوبکرؓ نے بیعت عام والے دن ایک خطبہ ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! یقیناً میں تم پر والی مقرر کیا گیا ہوں لیکن میں تم میں سے سب سے بہتر نہیں ہوں۔ اگر میں اچھا کام کروں تو میرے ساتھ تعاون کرو اور کج روی اختیار کروں تو مجھے سیدھا کر دو۔ اگر میں اللہ اور اُس کے رسولؐ کی اطاعت کروں تو میری اطاعت کرو اور اگر میں نافرمانی کروں تو تم پر میری اطاعت لازم نہیں۔

بیعت کیلئے حضرت علیؓ جلدی کرنا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے اوّل اوّل حضرت ابوبکرؓ کی بیعت سے بھی تخلّف کیا تھا مگر پھر خدا جانے ایک دفعہ کیا خیال آیا کہ پگڑی بھی نہ باندھی اور فوراً ٹوپی سے ہی بیعت کرنے آ گئے اور پگڑی پیچھے منگوائی۔ معلوم ہوتا ہے کہ اُن کے دل میں خیال آ گیا ہوگا کہ یہ تو بڑی معصیت ہے اسی واسطے اتنی جلدی کی۔

پانچ قسم کے ہمّ وغم: حضرت ابوبکرؓ کو ابتدا میں ہی پانچ قسم کے ہم وغم اور مسائل کا سامنا کرنا پڑا۔ (1) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اور جدائی کا غم (2) انتخاب خلافت اور امت میں فتنے اور اختلاف کا خوف خطرہ۔ (3) لشکر اسامہ کی روانگی کا مسئلہ۔ (4) مسلمان کہلاتے ہوئے زکوۃ دینے سے انکار اور مدینہ پر حملہ کرنے والے جس کو تاریخ میں فتنہ مانعین زکوۃ کہا جاتا ہے اور (5) فتنہ ارتداد یعنی ایسے سرکش اور باغی جنہوں نے کھلم کھلا بغاوت اور جنگ کا اعلان کر دیا۔ اس بغاوت میں وہ شامل ہو گئے جنہوں نے اپنے طور پر نبی ہونے کا بھی دعویٰ کیا۔ خوف کی ان سب حالتوں میں مصائب اور فتن کا قلع قمع کرنے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکرؓ کو کامیابی عطا فرمائی۔

دُرود، استغفار، دعا کی تحریک: حضورِ انور نے دنیا کے موجودہ خوفناک حالات کے لیے دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ اب تو ایٹمی جنگ کی بھی دھمکیاں دی جانے لگی ہیں۔ پہلے بھی کئی دفعہ کہہ چکا ہوں کہ اس کے نتائج اگلی نسلوں کو بھی بھگتنے پڑیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ان لوگوں کو عقل دے۔ اِن دنوں میں درود بھی بہت پڑھیں استغفار بھی بہت کریں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے ایک وقت میں جماعت کو خاص طور پر تلقین فرمائی تھی کہ رکوع کے بعد کھڑے ہو کے رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ کی دعا کیا کریں تو اس کو بھی آج کل بہت زیادہ پڑھنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ حسنات سے بھی نوازے اور ہر قسم کے آگ کے عذاب سے سب کو بچائے۔ (آمین)

ذکرِ خیر: حضورِ انور نے آخر میں مکرم ابوالفرج الحسنی صاحب آف شام کی وفات پر ان کا ذکر خیر کرتے ہوئے ان کی جماعتی خدمات کا بھی تذکرہ فرمایا اور بعد نماز جمعہ ان کا نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان بھی فرمایا۔

خطبہ جمعہ 11 مارچ 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، برطانیہ
حضرت ابوبکر صدیقؓ کے کمالات و مناقب کا ایمان افروز تذکرہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آنحضرتؐ کی وفات کا غم: حضرت ابوبکرؓ کو خلافت کے بعد جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اُن کا ذکر ہو رہا تھا۔ ان میں سے پہلی مشکل جو بیان کی گئی تھی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا غم تھا۔ یہ پہلا نازک اور ہولناک مرحلہ تھا جب سارے صحابہ مارے غم کے دیوانے ہو رہے تھے۔ حضرت عمرؓ تو تلوار لے کر کھڑے ہو گئے تھے کہ اگر کسی نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے ہیں تو مَیں اس کا سر تن سے جدا کر دوں گا۔ اس وقت حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ جو شخص محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا وہ سن لے کہ محمدؐ فوت ہو چکے ہیں اور جو کوئی اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے وہ خوش ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ زندہ ہے اور کبھی فوت نہیں ہوگا۔ باوجود اُس بے انتہا محبت کے جو آپؓ کو حضورؐ سے تھی آپؓ نے توحید ہی کا درس دیا۔ کمال ہمت اور حکمت سے صحابہ کی ڈھارس بندھائی۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ وہ خیالات جو آنحضرتؐ کی زندگی کے بارے میں بعض صحابہ کے دل میں پیدا ہو گئے تھے (حضرت ابوبکرؓ نے) ایک عام جلسے میں قرآن شریف کی آیت کا حوالہ دے کر ان تمام خیالات کو دُور کر دیا۔

امت مسلمہ میں اتحاد: دوسرا بڑا کام جو آپؓ نے انجام دیا وہ انتخابِ خلافت کے وقت امتِ مسلمہ کو اتفاق واتحاد کی لڑی میں پرونا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے جو دوسرا بڑا خدشہ پیدا ہوا وہ سقیفہ بنوساعدہ میں انصار کا اجتماع تھا۔ انصار کسی طور سے بھی مہاجرین میں سے خلیفہ تسلیم کرنے کو تیار نہ تھے۔ اس نازک موقعے پر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکرؓ کی زبان میں وہ تاثیر پیدا کی کہ انتشار و اختلاف محبت و اتحاد میں بدل گیا۔

لشکرِ اسامہؓ کی روانگی: تیسرا بڑا معاملہ جسے آپؓ نے فوری سنبھالا وہ اسامہؓ کے لشکر کی روانگی کا معاملہ تھا۔ یہ لشکر شام کی سرحد پر رومیوں سے لڑائی کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیار کیا تھا۔ اس لشکر کی قیادت حضرت اسامہؓ کے سپرد فرماتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ کو تفصیلی ہدایات بھی دی تھیں۔ آپؐ نے اپنے دستِ مبارک سے ایک جھنڈا بھی باندھا تھا۔ جب کچھ لوگوں نے اس طور سے باتیں کیں کہ یہ لڑکا اکابر مہاجرین صحابہ پر امیر بنایا جا رہا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سخت ناراض ہوئے۔ حضرت اسامہؓ لشکر لے کر روانہ ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی آخری بیماری میں مبتلا تھے۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر یہ لشکر جُرف یا ذی خشب مقام سے واپس مدینہ آ گیا۔ جب حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کر لی گئی تو آپؓ نے حکم دیا کہ اسامہ کی مہم پایہ تکمیل کو پہنچے گی۔ اس لشکر کی تعداد تین ہزار بیان کی جاتی ہے اور ایک دوسری روایت میں سات سَو کی تعداد کا بھی ذکر ملتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر جہاں عرب قبائل میں فتنۂ ارتداد پھیل رہا تھا وہیں یہود و نصاریٰ بھی اپنی گردنیں اٹھا اٹھا کر دیکھ رہے تھے۔ ان حالات میں حضرت ابوبکرؓ کو اس لشکر کی روانگی روک لینے کا مشورہ دیا گیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے خدا کی قسم کھا کر فرمایا کہ اگر مجھے یقین ہو کہ درندے مجھے نوچ کھائیں گے تو بھی مَیں اسامہ کے لشکر کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جاری فیصلے کو نافذ کر کے رہوں گا۔

لشکرِ اسامہ کی روانگی کے بہت سے دُوررس اثرات ظاہر ہوئے۔ تمام لوگوں نے جان لیا کہ خلیفہ کا فیصلہ کتنا بروقت اور مفید تھا اور وہ جان گئے کہ حضرت ابوبکرؓ بہت ہی عمیق نظر اور فہم و فراست کے حامل تھے۔ قبائلِ عرب پر مسلمانوں کی دھاک بیٹھ گئی۔ عرب کی سرحدوں پر نظریں لگائے غیر ملکیوں پر مسلمانوں کا رعب طاری ہو گیا۔

منکرینِ زکوٰۃ کا فتنہ: ایک چیلنج جو حضرت ابوبکرؓ کو پیش آیا وہ مانعین اور منکرینِ زکوٰۃ کا فتنہ تھا۔ کبار صحابہ سے مشورے کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ واللہ! اگر منکرینِ زکوٰۃ ایک رسّی دینے سے بھی انکار کریں گے جسے وہ حضورؐ کے زمانے میں ادا کیا کرتے تھے تو بھی مَیں ان سے جنگ کروں گا۔

ذکرِ خیر: آخر میں حضورِ انور نے محترمہ سیّدہ قیصرہ ظفر ہاشمی صاحبہ اہلیہ ظفر اقبال ہاشمی صاحب لاہور کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔ مرحومہ کے ایک بیٹے محمود اقبال ہاشمی صاحب کیمپ جیل لاہور میں اسیر راہِ مولیٰ ہیں۔

خطبہ جمعہ 18 مارچ 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، برطانیہ
حضرت ابوبکر صدیقؓ کے کمالات و مناقب کا ایمان افروز تذکرہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت ابوبکرؓ کا عزم: حضرت ابوبکر صدیقؓ کے حالات زندگی کے ذکر میں مانعینِ زکوٰۃ کے بارے میں تاریخ طبری میں بیان ہوا ہے کہ نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے طلیحہ بن خویلد کے ہاتھ پر اکٹھے ہونے والے اسد، غطفان اور طے قبائل جبکہ فزارہ، ثعلبہ بن سعد، مرہ، عبس، بنو کنانہ، ذوالقصہ، لیث، دیل اور مدلج قبائل کے وفود مدینہ آئے اور حضرت عباسؓ کے علاوہ دیگر عمائدین مدینہ کے ہاں فروکش ہوئے۔ پھر وہ ان کا ایک وفد بنا کر حضرت ابوبکرؓ کی خدمت میں اس شرط پر لے کر گئے کہ وہ نماز پڑھتے رہیں گے مگر زکوٰۃ نہ دیں گے۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ اگر یہ اونٹ باندھنے کی رسّی بھی نہ دیں گے تو میں ان سے جہاد کروں گا۔ ان وفود نے جب آپؓ کا عزم دیکھا تو مدینہ سے واپس ہو گئے۔

منکرین زکوٰۃ کی شکست: ایک سیرت نگار لکھتے ہیں کہ مدینہ سے جاتے وقت دو باتیں ان وفود کے ذہن میں تھیں۔ نمبر ایک یہ کہ منع زکوٰۃ کے سلسلہ میں خلیفہ کی اپنی رائے اور عزم سے پیچھے ہٹنے کی کوئی امید نہیں۔ نمبر دو۔ اُن کا زعم تھا کہ مسلمانوں کی کمزوری اور قلت تعداد کو غنیمت جانتے ہوئے مدینہ پر ایسا زوردار حملہ کیا جائے جس سے اسلامی حکومت گر جائے۔ حضرت ابوبکرؓ بھی غافل نہ تھے۔ انہوں نے مدینہ کے تمام ناکوں پر باقاعدہ پہرے متعین کر دیے۔ صرف تین راتیں گزری تھیں کہ منکرین زکوٰۃ نے رات ہوتے ہی مدینہ پر حملہ کر دیا لیکن مسلمانوں نے دشمن کو پسپا ہونے پر مجبور کر دیا۔ مدینہ سے چالیس میل کے فاصلے پر ذوالقصہ مقام پر موجود حملہ آوروں کے ساتھی اُن کی مدد کو آئے۔ اس دوران حضرت ابوبکرؓ بھی اپنی فوج کی تیاری میں مصروف رہے۔ رات کے پچھلے پہر شدید لڑائی ہوئی اور صبح ہونے سے پہلے ہی منکرین نے شکست کھا کر راہِ فرار اختیار کی۔ یہ پہلی فتح تھی جو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو دی۔ ایک مصنف اس جنگ کو غزوہ بدر سے مشابہت دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس موقع پر ابوبکرؓ نے ایمان و یقین اور عزم و ثبات کا جو مظاہرہ کیا اس سے مسلمانوں کے دل میں عہد رسول اللہؐ کے غزوات کی یاد تازہ ہوگئی۔ جس طرح جنگ بدر دُوررَس نتائج کی حامل تھی اسی طرح اس جنگ میں بھی مسلمانوں کی فتح نے اسلام کے مستقبل پر گہرا اثر ڈالا۔

زکوٰۃ کی اہمیت: حضرت مصلح موعودؓ نے تقویٰ کے مدارج بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ احمدیوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ زکوٰۃ کتنی ضروری ہے اور اس کا باقاعدہ اہتمام کرنا چاہیے۔ خدا تعالیٰ نے نماز کے بعد اس کا حکم دیا ہے۔ منصب خلافت کے ضمن میں ایک جگہ آپؓ نے فرمایا کہ حضرت ابوبکرؓ پر جب زکوٰۃ کے متعلق اعتراض ہوا کہ یہ حکم تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ہوا تھا۔ جسے لینے کا حکم ہوا تھا وہ فوت ہوگیا۔ اس پر حضرت ابوبکرؓ نے جواب دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فوت ہوگئے مگر شریعت تو قائم ہے اور اب خلیفہ مخاطب ہے۔ پس اسی کا ہم آہنگ ہو کر میں کہتا ہوں کہ آج میں مخاطب ہوں اور یہی اصول ہمیشہ خلافت کے ساتھ رہے گا۔

حضرت ابوبکرؓ کے فیصلہ کے زبردست نتائج: حضرت مصلح موعودؓ نے حضرت ابوبکرؓ کے فیصلہ کے زبردست نتائج پیدا ہونے کے بارے میں لکھا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے صحابہ کی مرضی کے خلاف حضرت اُسامہ بن زیدؓ کے لشکر کو روانہ کر دیا جو چالیس دن بعد فاتحانہ شان سے مدینہ واپس آیا اور خدا کی نصرت اور فتح کو نازل ہوتے سب نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ اس کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے جھوٹے مدعیان کے فتنہ کو کچل کر رکھ دیا اور یہ فتنہ بالکل ملیا میٹ ہوگیا۔ بعد ازاں یہی حال مرتدین کا ہوا۔

دعا کی تحریک: آج کل دنیا کے حالات کے لیے دعائیں کرتے رہیں ان میں کمی نہ کریں۔ خاص طور پر یہ دعا کریں کہ دنیا اپنے پیدا کرنے والے کو پہچاننے لگ جائے۔ یہی ایک حل ہے دنیا کو تباہی سے بچانے کا۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور ہماری دعائیں بھی قبول فرمائے۔

ذکر خیر: محترم مولانا مبارک نذیر صاحب سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ و مبلغ انچارج کینیڈا کا ذکرِ خیر فرما کر نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان بھی فرمایا۔

خطبہ جمعہ 25 مارچ 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، برطانیہ
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت مبارکہ کا دلنشیں تذکرہ

23 مارچ کا دن: تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دو دن پہلے 23/مارچ کا دن تھا۔ یہ دن جماعت میں یوم مسیح موعود کے طور پر منایا جاتا ہے۔ اس دن حضرت مسیح موعودؑ نے پہلی بیعت لی تھی۔ اس دن جلسے بھی منعقد کیے جاتے ہیں جن میں آپؑ کے دعوے، آپؑ کی آمد کی ضرورت، پیش گوئیاں اور آپؑ کی سیرت کے مختلف پہلو بیان کیے جاتے ہیں۔ زمانے کے لحاظ سے اپنی بعثت کا ذکر کرتے ہوئے حضورؑ ایک موقعے پر فرماتے ہیں کہ اس زمانے میں خدا تعالیٰ نے بڑا فضل کیا ہے اور اپنے دین یعنی دینِ اسلام اور حضرت نبی کریم ﷺ کی تائید میں غیرت دکھا کر ایک انسان کو جو تم میں بول رہا ہے بھیجا تاکہ وہ اس روشنی کی طرف لوگوں کو بلائے......تم دیکھتے ہو کہ ہر طرف یمین و یسار اسلام ہی کو معدوم کرنے کی فکر میں جملہ اقوام لگی ہوئی ہیں......اگر اللہ تعالیٰ کا جوش غیرت میں نہ ہوتا اور اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ اس کا وعدہ نہ ہوتا تو یقیناً سمجھ لو کہ اسلام آج دنیا سے اٹھ جاتا اور اس کا نام ونشان تک مٹ جاتا۔ مگر نہیں ایسا نہیں ہوسکتا۔ خدا تعالیٰ کا پوشیدہ ہاتھ اس کی حفاظت کر رہا ہے۔

مخالفین کا اعتراض: انبیاء کے مخالفین کا ہمیشہ یہ شیوہ رہا ہے کہ وہ انبیاء کے متعلق یہی کہتے ہیں کہ جو بھی علم و عرفان کی باتیں یہ بیان کرتے ہیں کوئی دوسرا انہیں سکھاتا ہے۔ حتیٰ کہ آنحضرتؐ پر بھی قرآن کریم کے بارے میں نعوذباللہ یہ اعتراض کیا گیا۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ مخالف اخبارات یہ بھی لکھتے رہتے ہیں کہ کوئی مولوی چراغ علی صاحب حیدرآبادی تھے جو حضرت مسیح موعودؑ کو یہ مضامین لکھ کر بھیجا کرتے تھے۔ جو آپ براہینِ احمدیہ میں شائع کر دیتے تھے۔ یہ سمجھ نہیں آتا کہ مولوی چراغ علی صاحب کو کیا ہوگیا کہ جو اچھا نکتہ سوجھتا ہے وہ حضرت مسیح موعودؑ کو لکھ کر بھیج دیتے اور ادھر ادھر کی معمولی باتیں اپنے پاس رکھتے۔ اوّل تو انہیں ضرورت ہی کیا تھی کہ وہ حضرت مسیح موعودؑ کو مضمون لکھ لکھ کر بھیجتے اور اگر بھیجتے تو عمدہ چیز اپنے پاس رکھتے اور معمولی چیز دوسرے کو دے دیتے۔

رامپور کے ایک احمدی: حضرت مسیح موعودؑ کی مجلس میں ایک دفعہ رام پور سے ایک صاحب آئے اور انہوں نے بتایا کہ مجھے آپؑ کی بیعت کی تحریک مولوی ثناء اللہ صاحب نے کی ہے۔ مَیں نے ان کی کتابوں میں آپؑ کی مخالفت پڑھی اور حوالے دیکھنے کے لیے آپؑ کی کتابیں دیکھیں تو مجھے معلوم ہوا کہ رسول کریم ﷺ کی عزت اور شان جو آپؑ بیان کرتے ہیں وہ ان لوگوں کے دلوں میں ہے ہی نہیں۔

اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ: انبیاء سختی کیوں کرتے ہیں؟ اس بارے میں حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ انبیاء کی سختی اپنی ذات کے لیے نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ کے مقام کو قائم کرنے کے لیے سختی اور غیرت دکھاتے ہیں۔ اپنی ذات کے لیے تو بالکل عاجزی ہوتی ہے۔ ایک دفعہ لاہور کی ایک گلی میں کسی نے آپؑ کو دھکا دیا اور حضرت مسیح موعودؑ گر گئے۔ حضورؑ کے ساتھی جوش میں آگئے اور قریب تھا کہ اس شخص کو مارتے لیکن آپؑ نے فرمایا: اس نے اپنے جوش میں سچائی کی حمایت میں ایسا کیا ہے۔

خدا کا حکم: ایک شخص حضورؑ کے پاس آیا اور خود کو آپؑ کا بڑا مداح ظاہر کیا اور مولویوں سے مختلف عقائد منوانے کے لیے اپنی دانست میں مختلف مشورے دینے لگا حضورؑ نے اس کی گفتگو سن کر فرمایا کہ اگر میرا دعویٰ انسانی چال ہوتا تو مَیں بے شک ایسا ہی کرتا مگر یہ خدا کے حکم سے تھا۔ خدا نے جس طرح سمجھایا مَیں نے اسی طرح کیا۔

کُردی زبان میں ویب سائٹ : خطبے کے آخر میں حضورِانور نے کُردی زبان کی ویب سائٹ ahmadiyya-islam.org/krd کے اجرا کا اعلان فرمایا۔ اس ویب سائٹ کے ذریعے کُردش زبان جاننے والے قارئین پہلی بار احمدیہ جماعت کے عقائد کو اپنی زبان میں پڑھ سکیں گے۔

ذکر خیر: حضورِانور نے فرمایا کہ دنیا کے حالات کے بارے میں دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو تباہی سے بچائے اور انسانوں کو عقل دے اور یہ اپنے پیدا کرنے والے کو پہچاننے والے ہوں۔ ☆......☆......☆

شیخ محمد زکریا۔نائب قائد تعلیم
مجلس انصاراللہ بھارت

خلفائے احمدیت کی افراد جماعتِ احمدیہ کے ساتھ اخلاص ومحبت

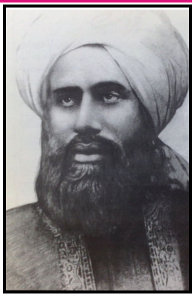

ساری رات دعا میں گزار دی:

صحابی حضرت مسیح موعودؑ چوہدری حاکم دین صاحبؓ بورڈنگ کے ایک ملازم تھے۔ان کی بیوی، پہلے بچے کی ولادت کے وقت بہت تکلیف میں تھی۔اس کربناک حالت میں رات کے بارہ بجے وہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے دروازہ پر حاضر ہوئے۔دروازہ پر دستک دی۔ آواز سن کر پوچھا کون ہے؟ اجازت ملنے پر اندر جا کر زچگی کی تکلیف کا ذکر کیا۔اور دعا کی درخواست کی۔حضور فوراً اُٹھے، اندر جا کر ایک کھجور لے کر آئے اور اُس پر دعا کر کے انہیں دی اور فرمایا؛

”یہ اپنی بیوی کو کھلا دیں اور جب بچہ ہو جائے تو مجھے بھی اطلاع دیں“

چوہدری حاکم دین صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں واپس آیا کھجور بیوی کو کھلا دی اور تھوڑی ہی دیر میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بچی کی ولادت ہوئی۔رات بہت دیر ہو چکی تھی میں نے خیال کیا کہ اتنی رات گئے دوبارہ حضور کو اس اطلاع کے لیے جگانا مناسب نہیں۔نماز فجر میں حاضر ہو کر میں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کھجور کھلانے کے بعد بچی پیدا ہو گئی تھی۔اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے فرمایا۔

”میاں حاکم دین! تم نے اپنی بیوی کو کھجور کھلا دی اور تمہاری بچی پیدا ہو گئی۔اور پھر تم اور تمہاری بیوی آرام سے سو گئے۔مجھے بھی اطلاع کر دیتے تو میں بھی آرام سے سو رہتا۔میں تو ساری رات جاگتا رہا اور تمہاری بیوی کے لیے دعا کرتا رہا!“

چوہدری حاکم دین صاحب نے یہ واقعہ بیان کیا اور بے اختیار رو پڑے اور کہنے لگے؛ ”کہاں چپڑاسی حاکم دین اور کہاں نورالدین اعظم“

(مبشرین احمد صفحہ 38 نیز اصحاب احمد 8 صفحہ 71-72)

قوم کا احساس غالب رہا:

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ 18 نومبر 1910ء بروز جمعہ حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ کی کوٹھی سے واپس آتے ہوئے گھوڑے سے گرنے کے نتیجہ میں زخمی ہو گئے۔یہ واقعہ پوری جماعت کے لیے ایک دل ہلا دینے والا حادثہ تھا جس نے سب ہی کو تڑپا دیا اور جوں جوں دوستوں کو یہ خبر پہنچی وہ دیوانہ وار اپنے محبوب آقا کی عیادت کے لیے کھنچے چلے آئے تو عورتوں اور مردوں کا اژدہام ہو گیا۔احباب جماعت کی پریشانی دیکھ کر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عورتوں کو پیغام بھجوایا کہ میں اچھا ہوں میں گھبراتا نہیں اور نہ میرا دل ڈرتا ہے۔وہ سب اپنے گھروں کو چلی جائیں اور اپنا نام لکھوا دیں۔میں ان کے لیے دعا کروں گا۔حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایسی حالت میں بھی اپنی تکلیف اور درد کے بجائے اپنی قوم کے دکھ اور درد کا احساس غالب رہا۔ (الحکم 28 نومبر 1910ء)

واحد تمنا:

حضرت مصلح موعودؓ نے 15 جولائی 1924ء کو بمبئی سے لندن کے لیے روانہ ہوتے ہوئے احباب جماعت کے نام ایک پیغام میں فرمایا کہ:”تم اندازہ بھی نہیں کر سکتے کہ مجھے کس قدر محبت تم سے ہے آپ لوگوں سے جدا ہونا میرے لیے کس قدر دردناک

تھا اور آپ لوگوں کو پیچھے چھوڑنا میرے لیے کس قدر صدمہ پہنچانے والا ہوا لیکن یہ جدائی صرف جسمانی ہے میری روح ہمیشہ تمہارے ساتھ تھی اور ہے اور رہے گی۔میں زندگی میں یا موت میں تمہارا ہی ہوں۔تمہاری بہبودی میرے دل کی عین خواہش ہے اور تمہارا دنیوی اور روحانی منزل مقصود تک پہنچنا میری واحد تمنا۔“

(الفضل 18 جولائی 1924ء)

میں اس کا باپ ہوں:

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب حضرت مصلح موعودؓ کی افراد جماعت سے محبت کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ ”دارمسیح“ کے جس حصہ میں حضرت مسیح موعودؑ کی رہائش تھی اس سے ملحق جو مکان کا حصہ تھا اس میں

ہماری والدہ اور بچے رہتے تھے۔اس کے صحن میں بچے بعض گھریلو کھیلیں شام کو کھیلتے تھے۔اسی طرح کی ایک کھیل ہم شام کو کھیل رہے تھے ایک لڑکی جو میری ہم عمر تھی (اس وقت میری عمر آٹھ نو سال کی ہو گی) اس نے کوئی ایسی بات کی جس پر مجھے غصہ آ گیا اور میں نے اس کے منہ پر طمانچہ مارا۔عین اس وقت ابا جان صحن میں داخل ہو رہے تھے۔انہوں نے مجھے طمانچہ مارتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔سیدھے میری طرف آئے۔مجھے اپنے پاس بلا کر کھڑا کیا اور اس بچی کو بھی پاس بلایا اور اسے کہا کہ اس نے تمہیں مارا ہے تم بھی اس کے منہ پر طمانچہ مارو۔لیکن پھر بھی اسے جرأت نہ ہوئی۔اُس کے بعد غصے میں اور جوش میں مجھے مخاطب ہو کر کہا کہ اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ اس کا باپ نہیں ہے اِس لیے تم جو چاہو اِس سے سلوک کر سکتے ہو تو اچھی طرح سن لو کہ مَیں اِس کا باپ ہوں۔اور اب اگر تم نے اِس پر انگلی بھی اٹھائی تو میں تمہیں سخت سزا دوں گا۔(مجھے بعد میں علم ہوا کہ یہ بچی ایک سید خاندان کی یتیم بچی تھی جو ابا جان نے اپنے زیرِ سایہ لے لی تھی۔)

(یادوں کے دریچے، مصنف صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب۔صفحہ:15)

رب رحیم سے قبولیت دعا کا نشان:

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں۔"اے جان سے زیادہ عزیز بھائیو! میرا ذرہ ذرہ آپ پر قربان کہ آپ کو خدا تعالیٰ نے جماعتی اتحاد اور جماعتی استحکام کا وہ اعلیٰ نمونہ دکھانے کی توفیق عطا کی کہ آسمان کے فرشتے آپ پر ناز کرتے ہیں۔آسمانی ارواح کے سلام کا تحفہ قبول کرو۔تاریخ کے اوراق آپ کے نام کو عزت کے ساتھ یاد کریں گے اور آنے والی نسلیں

آپ پر فخر کریں گی کہ آپ نے محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اس بندہ ضعیف اور ناکارہ کے ہاتھ پر متحد ہو کر یہ عہد کیا ہے کہ قیام توحید اور اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے جلال کے قیام اور غلبہ اسلام کے لیے جو تحریک اور جو جدوجہد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شروع کی تھی اور جسے حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے آرام کھو کر، اپنی زندگی کے ہر سکھ کو قربان کر کے اکناف عالم تک پھیلایا ہے آپ اس جدوجہد کو تیز سے تیز کرتے چلے جائیں گے۔میری دعائیں آپ کے ساتھ ہیں اور میں ہمیشہ آپ کی دعاؤں کا بھوکا ہوں۔میں نے آپ کے تسکین قلب کے لیے، آپ کے بار کو ہلکا کرنے کے لیے، آپ کی پریشانیوں کو دور کرنے کے لیے، اپنے رب رحیم سے قبولیت دعا کا نشان مانگا ہے اور مجھے پورا یقین اور بھروسہ ہے اس پاک ذات پر کہ وہ میری اس التجا کو رد نہیں کرے گا۔" (حیات ناصر صفحہ:374)

فرمایا: "میں آپ میں سے آپ کی طرح کا ہی ایک انسان ہوں اور آپ میں سے ہر ایک کے لیے اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اتنا پیار پیدا کیا ہے کہ آپ لوگ اس کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے بعض دفعہ سجدہ میں میں جماعت کے لیے اور جماعت کے افراد کیلئے یوں دعا کرتا ہوں کہ اے خدا! جو مجھے خط لکھنا چاہتے تھے لیکن کسی سستی کی وجہ سے نہیں لکھ سکے ان کی مرادیں پوری کر دے۔اور اے خدا! جنہوں نے مجھے خط لکھا اور نہ انہیں خیال آیا ہے کہ دعا کے لیے خط لکھیں اگر انہیں کوئی تکلیف ہے یا ان کی کوئی حاجت اور ضرورت ہے تو ان کی تکلیف کو دور کر دے اور حاجتیں بھی پوری کر دے"۔(روزنامہ الفضل ربوہ 21 دسمبر 1922ء)

127 واں جلسہ سالانہ قادیان 23، 24 اور 25 دسمبر 2022ء کو منعقد ہوگا

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 127 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے مؤرخہ 23، 24 اور 25 دسمبر 2022ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔اس جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور اس کے بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

لطف واحسان کا جاری سلسلہ: مکرم منظور احمد سعید صاحب کارکن وقف جدید بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ ناظم ارشاد وقف جدید تھے تو ایک دن شام کو آپ دفتر تشریف لائے۔ میں بازار سے دودھ لے کر آرہا تھا۔ پوچھا کہاں سے آرہے ہو؟ میں نے عرض کی کہ دودھ لے کر آرہا ہوں۔ فرمایا: بازار سے اچھا دودھ مل جاتا ہے؟ میں نے عرض کی بس جیسا بھی ہو ضرورت کے مطابق لینا ہی ہے۔ فرمانے لگے کتنا دودھ لائے ہو میں نے کہا ایک کلو۔ یہ پوچھ کر آپ خاموش ہوگئے۔ اگلے دن صبح دروازہ پر دستک ہوئی۔ میں نے جاکر دروازہ کھولا تو حضورؒ کا باورچی دودھ لے کر کھڑا تھا۔ اس نے کہا میاں صاحب نے دودھ بھیجا ہے۔

چنانچہ میں نے رکھ لیا اور پھر باقاعدگی کے ساتھ روزانہ دودھ آنا شروع ہوگیا اور جب ایک مہینہ مکمل ہوا تو میں بل بنا کر لے گیا اور دودھ کی رقم حضورؒ کو پیش کی حضورؒ نے فرمایا یہ کیا ہے۔ میں نے کہا دودھ کے پیسے۔ تو بڑے پیار سے فرمانے لگے ہم کوئی دودھ بیچتے ہیں؟ پیسے نہ لیے اور مسلسل دودھ بھجواتے رہے۔ ایک دن باورچی نے کہا کہ کل میں کہیں جارہا ہوں اس لیے آپ خود ہی جاکر دودھ لے آئیں۔ اگلا دن جمعہ کا تھا اس لیے میں نے سوچا کہ دوپہر کو لے آئیں گے۔ لیکن دس بجے کے قریب دروازہ کھٹکا۔ میں نے جاکر دیکھا تو حضورؒ کھڑے ہیں اور ہاتھ میں دودھ پکڑا ہوا ہے۔ میں دیکھ کر حیران رہ گیا کہ کیسا عظیم آقا ہے کہ غلاموں کی خدمت کرتا پھرتا ہے۔ مجھے دیکھ کر فرمانے لگے باورچی چھٹی پر تھا اس لیے میں نے کہا چلو خود ہی دے آتا ہوں۔ یقیناً آپ کا وجود سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ کی منہ بولتی تصویر تھا۔ آپ کی اس شفقت جس کا ساری عمر بھی شکر یہ ادا نہیں کیا جاسکتا، کا سلسلہ بدستور جاری تھا کہ ایک دن بیگم صاحبہ نے پیغام بھیجا کہ منظور صاحب گرمی کی وجہ سے دودھ بہت کم ہوگیا ہے۔ اس لیے کل سے آپ اپنا انتظام کرلیں۔ لیکن اگلے دن باورچی پھر دودھ لے آیا میں نے کہا یہ کیا؟ کل تو تم نے خود ہی کہا تھا کہ اپنا انتظام کرلیں اور آج پھر لے آئے ہو؟ باورچی نے کہا کل اسی وجہ سے گھر میں بحث چلی کہ دودھ کم ہے اس لیے تم اپنا انتظام خود کرلو لیکن میاں صاحب نے فرمایا کہ منظور کو دودھ ضرور بھیجنا ہے خود بے شک بازار سے منگوانا پڑے۔ چنانچہ یہ لطف واحسان کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ جاری ہے اور تیس پینتیس سال ہوگئے ہیں یہ سلسلہ بلاناغہ جاری ہے۔ اور مزید لطف یہ کہ حضورؒ کی وفات کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری ہے اور روزانہ اسی طریق کے مطابق ایک کلو دودھ اس عاجز کو نصیب ہورہا ہے۔ (ماہنامہ خالد سیدنا طاہر نمبر 2004ء صفحہ 178)

بارش میں کھڑے رہے: حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی احباب جماعت سے شفقت اور محبت کا ایک واقعہ منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ یوں بیان کرتے ہیں کہ: ایک مرتبہ جلسہ لندن کے موقع پر شام کے وقت بارش شروع ہوگئی قافلے جلسہ گاہ سے واپس اپنی اپنی قیام گاہوں کی طرف روانہ ہورہے تھے کہ بارش کی وجہ سے رش پڑ گیا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہوا تو آپ اپنی تمام مصروفیت کو چھوڑ کر خود وہاں تشریف لے آئے اور احباب جماعت کے پاس اس وقت تک وہیں بارش میں کھڑے رہے اور افراد جماعت کے حوصلے بڑھاتے رہے جب تک کے تمام مہمان بسوں میں بیٹھ کر اپنی اپنی منزل کی طرف روانہ نہ ہوگئے۔

(ڈاکومنٹری جلسہ سالانہ میں حضور کی مصروفیت انٹرویو منیر احمد جاوید صاحب)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''جماعت احمدیہ کے افراد ہی وہ خوش قسمت ہیں جن کی فکر خلیفۂ وقت کو رہتی ہے۔......کوئی مسئلہ بھی دنیا میں پھیلے ہوئے احمدیوں کا چاہے وہ ذاتی ہو یا جماعتی ایسا نہیں جس پر خلیفۂ وقت کی نظر نہ ہو۔ اور اس کے حل کے لیے وہ عملی کوشش کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتا نہ ہو۔ اس سے دعائیں نہ مانگتا ہو......دنیا کا کوئی ملک نہیں جہاں رات سونے سے پہلے چشم تصور میں، میں نہ پہنچتا ہوں اور ان کے لیے سوتے وقت بھی اور جاگتے وقت بھی دعا نہ ہو۔'' (خطبہ جمعہ 6/جون 2014ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی معنوں میں خلافت کا مطیع بنائے۔ آمین

خلفائے احمدیت اور خدمتِ قرآن کریم

محمد سہیل
بنجارہ ہلز
حیدرآباد

یاالٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اِک عالم ہے
جوضروری تھا وہ سب اس میں مہیّا نکلا

خلفائے راشدین: قرآن مجید ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ جو خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر نازل ہوا۔ اس کی حفاظت اور عالمگیر اشاعت کی ذمہ داری بھی خود اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھی ۔ سیدنا نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ نے خلفائے راشدین کو حفاظت قرآن اور اشاعت قرآن کی توفیق عطا فرمائی۔ حضرت عمرؓ کے دل میں اللہ تعالیٰ نے ہی یہ جذبہ ڈالا کہ وہ حضرت ابو بکرؓ سے بہ اصرار یہ درخواست کریں کہ قرآن کو ایک کتاب کی صورت میں محفوظ کر لیا جائے۔ پس قرآن کو کتابی صورت میں محفوظ کرنے کی سعادت شیخین کرامؓ کو ملی ۔ پھر حضرت عمرؓ کی بیٹی اور زوجہ رسول ﷺ حضرت حفصہؓ کو یہ سعادت عطا ہوئی کہ وہ اس پہلے صحیفۂ قرآن کی حفاظت کریں۔ اس صحیفہ کی مزید نقول تیار کرکے عالم اسلام میں پھیلانے سعادت حضرت عثمانؓ کو ملی ۔ حضرت علیؓ کو اللہ تعالیٰ نے ہی یہ توفیق عطا فرمائی کہ وہ قرآن پر اعراب لگانے کا ارشاد فرمائیں تا غیر عرب مسلمانوں کے لیے بھی قرآن پڑھنا اور سمجھنا آسان ہوجائے۔

قرآن کریم کی عالمگیر اشاعت: فَیۡجِ اَعۡوَجۡ کے زمانے کے بعد جب رسول اللہؐ کی پیشگوئی کے مطابق اسلام کا صرف نام باقی رہ گیا اور قرآن کے محض الفاظ باقی رہ گئے (مشکوۃ کتاب الفتن) تو ایمان کو ثریا ستارے سے واپس لانے اور قرآنی تعلیم سے اقوام عالم کو روشناس کروانے کے لیے سورۃ الجمعۃ کی پیشگوئی کے موافق امام الزمان حضرت اقدس مسیح موعودؑ، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی بعثت ثانیہ کے طور پر مبعوث ہوئے اور یَتۡلُوۡا عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتِہٖ وَ یُزَکِّیۡہِمۡ وَ یُعَلِّمُہُمُ الۡکِتٰبَ وَ الۡحِکۡمَۃَ (سورۃ الجمعۃ) کے مصداق بنے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کا مقصد اولیٰ دین کا قیام اور قرآن کا احیا اور اس کے بابرکت اَنوار وفُیوض کو عالمگیر سطح پر پھیلانا تھا۔ آپؑ فرماتے ہیں:

’’حضرت مسیح علیہ اسلام جیسے اپنی کوئی شریعت لے کر نہ آئے تھے بلکہ توریت کو پورا کرنے آئے تھے اسی طرح پر محمدی سلسلہ کا مسیح اپنی کوئی شریعت لے کر نہیں آیا بلکہ قرآن شریف کے اِحیاء کے لئے آیا ہے اور اس تکمیل کے لئے آیا ہے جو تکمیل اشاعت ہدایت کہلاتی ہے۔ تکمیل اشاعتِ ہدایت کے متعلق یاد رکھنا چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو اِتمامِ نعمت اور اِکمالُ الدین ہوا تو اس کی دو صورتیں ہیں۔ اول، تکمیلِ ہدایت ۔ دوسری تکمیل اشاعتِ ہدایت۔ تکمیلِ ہدایت من کل وجوہ آپ ﷺ کی آمد اول سے ہوئی اور تکمیل اشاعت ہدایت آپ ﷺ کی آمد ثانی سے ہوئی کیونکہ سورۃ جمعہ میں جو اٰخَرِیۡنَ مِنۡہُمۡ (الجمعۃ:4) والی آیت آپ ﷺ کے فیض اور تعلیم سے ایک اور قوم کے تیار کرنے کی ہدایت کرتی ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی ایک اور بعثت ہے اور یہ بعثت بروزی رنگ میں ہے جو اس

”مَیں سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف ایسی کامل اور جامع کتاب ہے کہ کوئی کتاب اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی“ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 610)
(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ZISHAN AHMAD AMROHI(Prop.)
ADNAN TRADING Co .
LEATHER JACKET MANUFACTURER
Amroha-244221 (U.P.)
Mobile
7830665786
9720171269

وقت ہو رہی ہے پس یہ وقت تکمیل اشاعت ہدایت کا ہے۔‘‘
(ملفوظات جلد 2 صفحہ 361 تا 362، ایڈیشن 1988ء)

پھر فرمایا: ’’پس خداوند تعالیٰ نے اس احقر عباد کو اس زمانہ میں پیدا کر کے اور صدہا نشان آسمانی اور خوارق غیبی اور معارف وحقائق مرحمت فرما کر اور صدہا دلائل عقلیہ قطعیہ پر علم بخش کر یہ ارادہ فرمایا ہے کہ تا تعلیمات حقّہ قرآنی کو ہر قوم اور ہر ملک میں شائع اور رائج فرماوے اور اپنی حجت ان پر پوری کرے۔‘‘ (براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 596 حاشیہ)

امام الزمان حضرت اقدسؑ پر اللہ تعالیٰ نے موسلا دھار بارش کی طرح قرآن کے علوم، معارف و دقائق، اسرار و رُموز اور روحانی نکات نازل فرمائے جو آپؑ کی تحریرات اور ملفوظات سے چھلک رہے ہیں۔ انہی حقائق و معارف اور روحانی مائدہ سے سیراب ہو کر خلفائے احمدیت نے اپنے اپنے ذوق اور رنگ میں قرآن کی خدمت کی ہے اور تا قیامت کرتے چلے جائیں گے۔ ہر خلیفۃ المسیح نے اپنے دَور میں تکمیل اشاعت ہدایت کی غرض سے قرآن کی بے پناہ خدمت کی ہے۔ ان خدمات کی تفصیل ہزاروں صفحات کی متقاضی ہے۔ گذشتہ 113 سال سے خلفائے احمدیت مختلف جہتوں سے قرآن کے انوار کی عالمگیر اشاعت کر رہے ہیں۔ چاہے ترجمۃ القرآن کا میدان ہو یا قرآن کی لطیف اور پُر معارف تفسیر کا بیان ہو۔ دنیا بھر میں مختلف تراجم قرآن کی اشاعت کا موقع ہو یا افراد جماعت کی تعلیم وتربیت کے لیے دروس قرآن کا سلسلہ جاری کرنا ہو۔ حفظ کے ذریعہ کلام الٰہی کی محبت دلوں میں جاگزیں کرنی ہو یا خوش لحن آواز میں تلاوت قرآن سے دلوں کو گرمانا ہو۔ مسیح پاکؑ کے مبارک قافلے کے یہ پاسبان ہمیں ہر میدان اور خارزار میں دوسروں سے آگے کھڑے نظر آتے ہیں۔ پس جماعت احمدیہ اور خلافت احمدیہ کا اصل مقصد اور مطمح نظر دراصل تکمیل اشاعت ہدایتِ قرآن ہے اور ان شاءاللہ وہ دن دور نہیں جب یہ منزل حاصل ہو جائے گی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:

’’ہمارا اصل پروگرام وہی ہے جو قرآن کریم میں ہے۔ لجنہ اماء اللہ ہو، مجلس انصار اللہ ہو خدام الاحمدیہ ہو، نیشنل لیگ ہو، غرض یہ کہ کوئی بھی انجمن ہو۔ اس کا پروگرام قرآن کریم ہی ہے۔‘‘ (مشعل راہ جلد 1 صفحہ 103)

(1) تلاوتِ قرآن کریم: سب سے پہلے تلاوت قرآن کریم کے حوالہ سے عرض ہے کہ عصر حاضر میں عالم اسلام میں مسلمانوں کی کثیر تعداد ہے جو قرآن کو دیکھ کر اس کی تعظیم تو کر سکتی ہے مگر اس کو پڑھ نہیں سکتی۔ قرآن کی محبت کو حقیقی رنگ میں قائم کرنے کے لیے تلاوت قرآن کریم کرنا اور اس کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔ خلفائے احمدیت نے اس طرف خاص طور پر توجہ مبذول فرمائے رکھی اور اس بات پر بہت زور دیا کہ ہر احمدی کو چاہیے وہ خواندہ ہو یا ناخواندہ قرآن پڑھنا آتا ہو۔ تمام خلفاء نے ہی اس ضمن میں بار ہا جماعت کو نصائح اور تحریکات فرمائیں۔ قرآن کی تلاوت اور اس پر غور کرنے کی تلقین کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فرمایا:

’’ہر مسلمان کو چاہیے کہ قرآن کریم کو پڑھے۔ اگر عربی نہ جانتا ہو تو اردو ترجمہ اور تفسیر ساتھ پڑھے۔ عربی جاننے والوں پر قرآن کریم کے بڑے بڑے مطالب کھلتے ہیں...... جب ایک شخص بار بار قرآن پڑھے

گا اور اس پر غور کرے گا تو اس میں قرآن کریم کے سمجھنے کا ملکہ پیدا ہو جائے گا۔ پس مسلمانوں کی ترقی کا راز قرآن کریم کے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے میں ہے جب تک مسلمان اس کے سمجھنے کی کوشش نہ کریں، کامیاب نہ ہوں گے۔'' (خلفائے احمدیت کی تحریکات صفحہ 66)

پھر ایک اور موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فرمایا:

''ہماری جماعت کو چاہیے کہ قرآن کے پڑھنے اور پڑھانے کو اتنا رواج دے کہ ہماری جماعت میں کوئی ایک شخص بھی نہ رہے جسے قرآن نہ آتا ہو'' (الفضل 9 دسمبر 1947ء صفحہ 5)

ہر احمدی بچے کو قرآن پڑھانے کے متعلق 4 فروری 1966ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے فرمایا: ''ہماری یہ کوشش ہونی چاہیے کہ دو تین سال کے اندر ہمارا کوئی بچہ ایسا نہ رہے جسے قرآن کریم پڑھنا نہ آتا ہو۔'' (خطبات ناصر جلد 1 صفحہ 125) پھر ایک موقع پر فرمایا:

''اپنی انتہائی کوشش کریں کہ جماعت کا ایک فرد بھی ایسا نہ رہے نہ بڑا نہ چھوٹا، نہ مرد نہ عورت، نہ جوان نہ بچہ، کہ جسے قرآن کریم ناظرہ پڑھنا نہ آتا ہو۔'' (خطبات ناصر جلد 1 صفحہ 298)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 4 جولائی 1997ء کو کینیڈا میں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے تلاوت قرآن کریم کے متعلق فرمایا:

''تلاوتِ قرآن کریم کی عادت ڈالنا اور اس کے معانی پر غور سکھانا یہ ہماری تربیت کی بنیادی ضرورت ہے اور تربیت کی کنجی ہے جس کے بغیر ہماری تربیت ہو نہیں سکتی...... ہر گھر والے کا فرض ہے کہ وہ قرآن کی طرف توجہ دے، قرآن کے معانی کی طرف توجہ دے، ایک بھی گھر کا فرد ایسا نہ ہو جو روزانہ قرآن پڑھنے کی عادت نہ رکھتا ہو اور قرآن کریم کو پھر سمجھ کر پڑھے اور جو بھی ترجمہ میسر ہو اس کے ساتھ ملا کر پڑھے۔...... قرآن کریم کو ترجمہ کے ساتھ پڑھنے کی طرف ساری جماعت کو متوجہ ہونا چاہئے۔ کوئی بھی ایسا نہ ہو جس کے پاس سوائے اس کے کہ شرعی عذر ہو جو روزانہ قرآن کریم کی تلاوت سے محروم رہے۔''

(الفضل انٹرنیشنل 12 اگست 1997ء)

پھر 1991ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ایک منفرد تحریک قرآن کریم کو خوش الحانی سے پڑھنے کے بارے میں پیش فرمائی۔ آپؒ نے ذیلی تنظیموں کو ہدایت فرمائی کہ وہ آڈیو ویڈیو کے ذریعہ قرآن کریم کو خوش الحانی سے پڑھنا سکھائیں اور اساتذہ تیار کریں۔ (خلفائے احمدیت کی تحریکات اور ان کے شیریں ثمرات صفحہ 448)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 16 ستمبر 2005ء کو خطبہ جمعہ میں فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے کے لئے اور فرشتوں کے حلقے میں آنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم میں سے ہر ایک قرآن کریم پڑھے اور اس کو سمجھے، اپنے بچوں کو پڑھائیں، انہیں تلقین کریں کہ وہ روزانہ تلاوت کریں۔'' (الفضل 7 فروری 2006ء)

قرآن کو سمجھنے کے لیے ترجمہ سیکھنا بھی بہت ضروری ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اس ضمن میں فرماتے ہیں:

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے
اس سے ہمیں مخالفین کے اعتراضوں کے جواب بھی ملیں گے
اور قرآن کریم کے علوم کی بھی معرفت ہمیں حاصل ہوگی" (الفضل انٹرنیشنل 2 تا 8 جولائی 2004)

{ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز}

*** پروپرائٹر حمید احمد غوری ***
فرید انجینئرنگ ورکس اینڈ رولنگ شٹر حیدر آباد، تلنگانہ

”قرآن شریف جب آپ پڑھ رہے ہیں تو اس کا ترجمہ بھی سیکھنے کی کوشش کریں۔“(مشعل راہ جلد5 حصہ2 صفحہ179 تا180)

خلفائے احمدیت نے تلاوت قرآن اور اس کو سمجھنے پر اس قدر زور دیا کہ آج غالب گمان ہے کہ تمام مسلمان فرقوں میں سے صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جس کا کثیر حصہ با قاعدگی سے تلاوت قرآن کرتا ہے۔خلفاء کی تحریکات کا جماعت پر اس قدر اثر ہے کہ متعدد ضعیف لوگوں نے بھی ناخواندہ ہونے کے باوجود خلیفۃ المسیح کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنی عمر کے آخری حصے میں بھی ناظرہ قرآن پڑھنا سیکھا۔جماعت احمدیہ میں محبت قرآن اور تعلیم قرآن کی تڑپ کے بارے میں ایک غیر احمدی صحافی جو1913ء میں قادیان آئے،لکھتے ہیں:

”عام طور پر قادیان کی احمدی جماعت کو دیکھا گیا تو انفرادی طور پر ہر ایک کو توحید کے نشہ میں سرشار پایا گیا اور قرآن مجید کے متعلق جس قدر صادقانہ محبت اس جماعت میں میں نے قادیان میں دیکھی،کہیں نہیں دیکھی۔صبح کی نماز منہ اندھیرے چھوٹی مسجد میں پڑھنے کے بعد جو میں نے گشت کی تو تمام احمدیوں کو میں نے بلاتمیز بوڑھے و بچے اور نوجوان کے لیمپ کے آگے قرآن مجید پڑھتے دیکھا۔دونوں احمدی مساجد میں دو بڑے گروہوں اور سکول کے بورڈنگ میں سینکڑوں لڑکوں کی قرآن خوانی کا مؤثر نظارہ مجھے عمر بھر یاد رہے گا......غرض احمدی قادیان میں مجھے قرآن ہی قرآن نظر آیا۔“

(بدر13/مارچ1913ء صفحہ6تا9 بحوالہ حیات نور614)

حضرت مسیح موعودعلیہ السلام اپنے ایک عربی شعر میں فرماتے ہیں۔

وَكُلُّ الْعِلْمِ فِي الْقُرْاٰنِ لٰكِنْ
تَقَاصَرَ مِنْهُ اَفْهَامُ الرِّجَالِ

یعنی ہر علم قرآن میں پایا جاتا ہے۔لیکن لوگوں نے اس کو سمجھنے میں غلطی کھائی ہے۔

(2)حفظ قرآن کریم: کسی بھی کتاب کے کثرت مطالعہ کے ساتھ اگر اس کو حفظ کرنے کا سلسلہ بھی جاری ہو جائے تو اس کو لوگوں کے دلوں سے مٹانا ناممکن ہو جاتا ہے۔تمام الہامی کتب میں سے یہ فضیلت اللہ نے صرف قرآن کو دی کہ اس کا حفظ کرنا بہت ہی سہل امر ہے۔جماعت احمدیہ کی یہ سعادت ہے کہ قدرت ثانیہ کے پانچ مظاہر میں سے اللہ تعالیٰ نے دو کو حافظ قرآن ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ حافظ قرآن تھے۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کو بھی قرآن حفظ کرنے کی توفیق ملی۔سلسلہ احمدیہ کے آغاز سے ہی حضرت اقدسؑ اور احمدی احباب میں یہ خواہش موجود تھی کہ جماعت میں قرآن حفظ کرنے کا ایک ادارہ ہو۔چنانچہ حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ نے ایک موقع پر حضرت مسیح موعودؑ سے عرض کی کہ میں چاہتا ہوں کہ اس موقع پر مدرسہ تعلیم الاسلام میں ایک حافظ قرآن مقرر کیا جائے۔جو قرآن مجید حفظ کروائے۔آپؑ نے فرمایا:”میرا بھی دل چاہتا ہے۔اللہ تعالیٰ جو چاہے گا کرے گا۔“(تاریخ احمدیت جلد3 صفحہ168)

خلفائے کرام نے مختلف مواقع پر احباب جماعت کو قرآن حفظ کرنے کی تلقین فرمائی۔حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے ایک مرتبہ 12 دوستوں کو تحریک فرمائی کہ اڑھائی اڑھائی پارے حفظ کریں اور مل کر حافظ قرآن بن جائیں۔(تشحیذ الاذہان مارچ1912ء جلد7 صفحہ101)

تبلیغِ دین نشر و ہدایت کے کام پر
مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

طالب دعا:سیٹھ محمد زبیر حیدرآباد

H.No.18-B-140. C/O *SONY GROUP*
BANDLA GOWDA. CHANDRAYAN GUTTA. HYDERABAD-500005

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے بھی حفظ قرآن پر بہت زور دیا۔ آپؓ نے فرمایا: ''جو لوگ اپنے بچوں کو وقف کرنا چاہیں وہ پہلے قرآن کریم حفظ کرائیں۔ کیونکہ مبلغ کے لئے حافظ قرآن ہونا ضروری ہے''۔
(خطبات محمود جلد 5 صفحہ 612)

12؍دسمبر 1969ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے خاص طور پر سترہ آیات حفظ کرنے کی تحریک فرمائی۔ (خطبات ناصر جلد 2 صفحہ 851)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے مکمل قرآن حفظ کرنے کے ساتھ ساتھ احمدیوں کو قرآن کی مختلف چھوٹی چھوٹی سورتوں اور منتخب آیات کے حفظ کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی تاکہ نماز کے دوران قرآن کے مختلف حصوں کی تلاوت کی جا سکے۔ حضورؒ خود بھی اس بات کا اعادہ فرماتے رہتے تھے۔ (الفضل انٹرنیشنل 7؍جون 1996ء)

کیا وصف اُس کا کہنا، ہر حرف اُس کا گہنا
دِلبر بہت ہیں دیکھے، دل لے گیا یہی ہے
دل میں یہی ہے ہر دم، تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں، کعبہ مرا یہی ہے

(3) تراجم قرآن کریم: تراجم قرآن کے میدان میں جماعت احمدیہ کی خدمات کی ایک دنیا قدر دان ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ سے قبل برصغیر میں قرآن کریم کے ترجمہ کو معیوب خیال کیا جاتا تھا اور صرف عربی متن پڑھنے پر ہی زور دیا جاتا تھا۔ یہ ایک طرف قرآن کے عربی متن سے محبت کا اظہار تو تھا لیکن عوام الناس جو عربی زبان سے نابلد تھے قرآن کے معانی سے نا آشنا رہتے۔ قرآن کریم کا پہلا اردو ترجمہ حضرت شاہ رفیع الدین دہلویؒ (پسر حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ) نے کیا جو 1838-1839ء میں شائع ہوا۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے اپنی بعثت کے بعد قرآن کے معانی، تفسیر، انوار و برکات اور فیوض روحانی کا ایک بحر بےکراں جاری فرمایا۔ آپؑ ہی کے بیان فرمودہ قرآن کے معارف اور انوار کی عالمگیر اشاعت کی سعادت خلافت احمدیہ کو ملی۔

خلافت اولیٰ میں جماعت نے اپنے خرچ پر قرآن کریم کا انگریزی زبان میں ترجمہ کروانا شروع کیا۔ اس کام پر مکرم مولوی محمد علی صاحب کو مقرر کیا گیا۔ 1914ء میں خلافت ثانیہ کے انتخاب کے موقع پر مولوی محمد علی صاحب خلافت کی بیعت سے الگ ہو گئے اور قرآن کا ترجمہ بھی اپنے ساتھ لے گئے بعد ازاں اس کو اپنے نام سے شائع بھی کروا دیا۔ لیکن تراجم قرآن کی اشاعت کی جو توفیق خدا تعالیٰ نے جماعت کی تقدیر میں لکھ دی تھی اس کو وقوع پذیر ہونے سے کوئی نہیں روک سکا۔ چنانچہ خلافت ثانیہ میں ہی دوبارہ سے قرآن کریم کے تراجم کا آغاز کیا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے مختلف مواقع پر اور خاص طور پر 1944ء میں دنیا کی مشہور زبانوں میں ترجمۃ القرآن کی خاص تحریک فرمائی۔ (الفضل 27؍اکتوبر 1944ء صفحہ 4) اور اس کے ساتھ ساتھ ان تراجم پر ہونے والے خرچ کے متعلق بھی تحریکات فرمائیں۔

ان تحریکات کا ثمر یہ ملا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے عہد خلافت میں 15 زبانوں میں قرآن کریم کے ترجمہ کا کام شروع ہوا جن میں انگریزی، ڈچ، جرمن، سواحیلی، لوگنڈا، فرنچ، سپینش، اطالوی، رشین، انڈونیشین وغیرہ شامل ہیں۔ (سوانح فضل عمر جلد 3 صفحہ 173)

ان کے علاوہ تفسیر صغیر اور تفسیر کبیر شائع ہوئیں۔

خلافت ثالثہ میں 4 زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع ہوئے۔ اس کے علاوہ انگریزی تفسیر القرآن کا نیا ایڈیشن اور انگریزی

''تم میں سے ہر ایک اس بات کو خوب یاد رکھے کہ قرضوں کے ادا کرنے میں سستی نہیں کرنی چاہیے'' (ملفوظات جلد 4 صفحہ 607)
(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

K.Saleem Ahmad
City Hardware Store
89 Station Road Radhanagar
Chrompet Chennai - 600044
Ph. 9003254723
email:
ksaleemahmed.city@gmail.com

زبان میں ہی تفسیر القرآن کا ایک خلاصہ شائع ہوا (حیات ناصر صفحہ 493) اور تفسیر حضرت مسیح موعود کے کچھ حصے شائع ہوئے۔

خلافت رابعہ میں شائع شدہ تراجم قرآن کی تعداد 57 ہوگئی اور 117 سے زبانوں میں منتخب آیات کا ترجمہ شائع ہوا۔ (سیدنا طاہر سونیئر صفحہ 23) خلافت خامسہ میں اب تک جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع شدہ تراجم قرآن کی تعداد 76/ ہوگئی ہے۔ خلافت احمدیہ کے زیرِ سایہ قرآن کی یہ ایسی خدمت ہے جو آج تک کوئی دوسرا مسلمان فرقہ، جماعت، ملک یا قوم بجا نہیں لا سکی۔ فالحمدللّٰہ علی ذالک۔

خلفائے کرام کے تراجم قرآن: اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دو خلفائے کرام کو یہ توفیق عطا فرمائی کہ وہ مکمل قرآن کا ترجمہ پیش فرما سکیں۔ ان کا مختصر تعارف پیش ہے۔

تفسیر صغیر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ: 1954ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ پر قاتلانہ حملہ ہوا مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو معجزانہ طور پر بچا لیا۔ بغرض علاج آپؓ نے 1955ء میں یورپ کا سفر فرمایا۔ سفر سے قبل جماعت کے نام پیغام میں فرمایا:

"میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اے خدا! ابھی تک دنیا تک تیرا قرآن صحیح طور پر نہیں پہنچا اور قرآن کے بغیر نہ اسلام ہے نہ مسلمانوں کی زندگی۔ تو مجھے پھر سے توفیق بخش کہ میں قرآن کے بقیہ حصہ کی تفسیر کر جاؤں اور دنیا پھر ایک لمبے عرصہ کے لئے قرآن شریف سے واقف ہو جائے۔" (الفضل 10/ اپریل 1955ء صفحہ 1)

اللہ تعالیٰ نے آپ کی عاجزانہ اور پُرسوز دعا کو سنا اور آپؓ کو ایسی توفیق عطا فرمائی کہ باوجود بڑی عمر، پیچیدہ بیماری، بے شمار جماعتی مصروفیات کے آپ نے قرآن کا ایک ایسا ترجمہ کیا جو اردو زبان کے اعتبار سے اکملیت کا درجہ رکھتا ہے۔

آپؓ نے قرآنی متن اور اس کی روح کو حیرت انگیز طور پر بامحاورہ اردو زبان میں منتقل کیا اور ایسے موزوں، شستہ اور فصیح الفاظ استعمال فرمائے کہ ایک عالم کا عالم اس کو پڑھ کر ششدر رہ گیا۔ اس کی ایک مثال سورۃ یوسف آیت نمبر 25 اور آیت نمبر 111 کا ترجمہ ہے۔ کمال درجہ کا یہ ترجمہ اپنے اندر ایک خوبصورت تفسیری رنگ بھی رکھتا ہے۔ پس ایک پہلو سے یہ ترجمۃ القرآن بھی ہے اور دوسرے پہلو سے قرآن کی خوبصورت مختصر تفسیر بھی۔ اس کے ساتھ ساتھ آپؓ کے بیان فرمودہ تفسیر حواشی بے شمار علوم و معارف اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہیں۔ آپ کا یہ ترجمہ موسوم بہ "تفسیر صغیر" 1957ء میں شائع ہوا۔

ترجمۃ القرآن حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ: حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا ترجمۃ القرآن آپ کی سال ہا سال کی بے انتہا محنت، وسیع مطالعہ اور طویل غور و فکر کا نتیجہ تھا جو اپنے اندر بے پناہ خوبیوں کو جمع کیے ہوئے ہے۔ یہ ترجمہ آسان، سلیس اور عام فہم اردو زبان میں ہونے کے ساتھ یہ خصوصیت رکھتا ہے کہ قرآن کے عربی متن کے عین مطابق اردو زبان میں ہے۔ نیز اردو زبان کے رائج الوقت محاورے کے عین مطابق ہے۔ حضورؒ نے خود کئی مواقع پر یہ ارشاد فرمایا کہ میں نے متعدد مشکل مقامات کے حل کے لیے اللہ تعالیٰ سے راہ نمائی چاہی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے وہ مقامات حضورؒ پر کھول دیے اور حضورؒ کو نئے معانی سکھائے۔ ایک اور بہت اہم خصوصیت اس ترجمۃ القرآن کی یہ ہے کہ یہ علوم جدیدہ سے مکمل طور پر ہم آہنگ ہے اور جو نئی سائنسی ایجادات اور تحقیقات ہو رہی ہیں ان کی روشنی میں آپؒ نے قرآن کی صداقت کو

Taj 9861183707
TAJ METER HOUSE
234. Okilbag, Laxmisagar, Cuttack Road
Bhubaneshwar-751006, Odisha.
We also repair digital meter

PAPPU:9337336406
LIPU: 9437193658-9778116653
PAPPU LIPU ROAD WAYS
SORO, BALASORE, ODISHA - 756045
ALL INDIA TRUCK SUPPLIER

ثابت فرمایا۔ یہ ترجمہ حضورؒ نے MTA پر 305 کلاسز کے ذریعہ ریکارڈ بھی کروایا۔ جن میں ترجمہ اور تفسیری نکات دونوں موجود ہیں۔ تفسیرِ صغیر اور ترجمۃ القرآن دونوں ہماری علاقائی زبانوں میں بھی شائع ہو چکے ہیں۔ الحمدللہ علیٰ ذالک

قرآن کریم کے منفرد ترجمہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کو ایک خاص ملکہ حاصل تھا۔ آپؓ اپنے دُروس القرآن میں اچھوتے انداز میں قرآن کا ترجمہ فرماتے تھے۔ حضرت میر محمد سعید قادری صاحبؓ صحابی مسیح موعودؑ نے آپؓ کے دُروس قرآن سے اکتساب فیض کر کے ایک ترجمہ قرآن بھی تیار کیا تھا جو تفسیر احمدی کے نام سے موسوم ہے۔ اس کا پہلا حصہ ترجمہ اور دوسرا حصہ تفسیری نکات پر مشتمل ہے۔ (الفضل انٹرنیشنل 30 نومبر 2001ء) اس کے ساتھ ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کا بیان فرمودہ ترجمہ وتفسیر قرآن کا ایک بڑا حصہ ''حقائق الفرقان'' کی صورت میں بھی محفوظ ہو گیا۔

ان تراجم قرآن کے علاوہ دیگر خلفاء نے بھی حسب ضرورت اپنی تقاریر وتحریرات کے ذریعہ قرآنِ کریم کے گراں قدر نکات بیان فرمائے۔

(4) قرآن کریم کا عملی نمونہ: خلفائے سلسلہ نے قرآن کے پڑھنے اور پڑھانے کی ہی طرف توجہ نہیں دی بلکہ جماعت کو قرآن کا عملی نمونہ بننے کی بھی بار ہا نصائح فرمائیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''آج ہر احمدی کا فرض ہے کہ اس رمضان میں اس نصیحت سے پُر کلام کو جیسا کہ ہمیں اس کے زیادہ سے زیادہ پڑھنے کی توفیق مل رہی ہے، اپنی زندگیوں پر لاگو بھی کریں۔ اس کے ہر حکم پر جس کے کرنے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے اس پر عمل کریں اور جن باتوں کی مناہی کی گئی ہے، جن باتوں سے روکا گیا ہے ان سے رکیں، ان سے بچیں۔''

(الفضل 11 نومبر 2005)

(5) دفاعِ قرآن کریم: خدمت قرآن کا ایک نمایاں پہلو قرآن پر ہونے والے اعتراضات کے جواب دینا ہے۔ خلافت احمدیہ کی یہ ممتاز خوبی ہے کہ جب بھی اسلام، قرآن کریم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر کسی دشمن یا معاند نے حملہ کیا تو مسیح موعودؑ کے قافلے کے سپہ سالار آہنی دیوار بن کر اس کے سامنے کھڑے ہو گئے اور دشمن کو دندان شکن جواب دیا۔ چاہے وہ مشرقی ملحدوں کے حملے ہوں یا مستشرقین کے اعتراضات ہوں۔ کسی نے سائنس کی آڑ لے کر قرآن پر بغض کی راہ نکالی ہو یا انسانی حقوق کے پردے میں چھپ کر اسلام کے خلاف منظم مہم جوئی کا حصہ ہو۔ ہر خلیفہ نے ہر زمانے میں ان اعتراضات کے بھرپور جوابات دیے اور مخالفین کو ساکت کر دیا۔ خلفائے احمدیت کے ہزاروں خطبات جمعہ اور دیگر خطابات اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی تصانیف قرآن پر آریوں اور عیسائیوں کے حملوں کے مسکت اور مدلل جوابات سے بھری پڑی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے پادری ویری اور نولڈکی وغیرہ کی طرف سے قرآن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہونے والے بہت سے حملوں کے جواب تفسیر کبیر میں پیش فرمائے ہیں۔

عصر حاضر میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کے خلاف مہم پر 29 فروری 2008ء کے خطبہ جمعہ میں اسلام اور قرآن کے خلاف مغرب کی منظم مہم جوئی کا جواب دیا۔ (خطبات مسرور جلد 6 صفحہ 86)

برتر گمان و وہم سے احمد کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے
منجانب: سیٹھ وسیم احمد
مجلس انصاراللہ چنتہ کنٹہ، تلنگانہ

اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا (بنی اسرائیل:31)
LUCKY BATTERY CENTRE
BATTERY & DIGITAL INVERTER
Thana Chhak, NH-5 Soro
Balasore, Odisha, Pin 756045
e-mail : abdul.zahoor786@gmail.com
Mob: 9438352786, 6788221786

2011ء میں جب ایک بد بخت امریکی پادری نے قرآن کریم جلانے کی کوشش کی تا کہ مسلمانوں کے جذبات کو مشتعل کیا جا سکے تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس مکروہ فعل کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے قول و فعل سے قرآن کی ایسی خوبصورت تصویر پیش کریں کہ دنیا ان مکروہ حرکات کرنے والوں کو ہی لعن طعن کرنے لگ جائے ورنہ مسلمان جلوس نکال کر یا اپنے ملک کو آگ لگا کر دشمن کے ہاتھ ہی مضبوط کر رہے ہوں گے۔ (خطبات مسرور جلد 9 صفحہ 140)

پھر 18 / جولائی 2014ء کے خطبہ جمعہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ڈنمارک کی ایک خاتون کے قرآن کے خلاف مضمون کا مدلل جواب پیش فرمایا۔ (خطبات مسرور جلد 12 صفحہ 440)

اسلام کے دور اوّل میں جس طرح خلفائے راشدین نے قرآن کریم کی اشاعت و حفاظت کی اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ کے خلفاء نے خدمت قرآن مجید کی توفیق پائی۔ ہر خلیفہ نے اپنے اپنے ذوق اور رنگ میں اپنی کوششوں کو کمال تک پہنچاتے ہوئے تکمیل اشاعت ہدایتِ قرآن کے لیے اپنی زندگی کا ہر دن صرف کیا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”سو تم ہوشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سَو (700) حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظل تھے سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اُس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں یہی بات سچ ہے افسوس اُن لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں۔ تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلا واسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے۔ خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔“ (کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 26 تا 27)

(5) قرآن کا ہتھیار:

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں۔

”قرآن شریف ایک جامع کتاب ہے اس میں سے سب کچھ معلوم ہوسکتا ہے۔ بشرطیکہ تدبیر اور غور سے پڑھا جائے... میں خدا کے فضل سے اور صرف قرآن مجید پڑھنے کے باعث ہر ایک بڑے انسان سے، غیر مذاہب کے پیشواؤں سے، بڑے بڑے لیکچراروں اور مدبروں سے گفتگو کرنے پر کبھی بھی نہیں جھجکا اور نہ کسی بڑے سے بڑے لیکچرار، پرنسپل، بشپ تک نے میرے سامنے کبھی گفتگو کی جرأت کی... مگر یہ میرے ذہن کی کوئی خوبی نہیں۔ بلکہ میرے پاس قرآن کی تلوار ہے۔ پس اگر تم بھی قرآن، حدیث اور احمدیت کی کتابیں پڑھو گے تو پتہ لگے گا کہ اسلام کیسا عمدہ مذہب ہے... تمہارے پاس قرآن کا ہتھیار ہونا چاہیے“۔ (انوار العلوم جلد نمبر 12 صفحہ 556)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن کریم کو پڑھنے اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆......☆......☆

Sk. Abdul Rahim (SUNGRA)

Ghanimat Bibi - 9090900923

Pappu Cloth Store

Mobile No. 9438290211

SALEHPUR - CUTTACK - ODISHA

اُذْکُرُوا مَحَاسِنَ مَوْتَاکُمْ

مکرم احمد اللہ صاحب مدراسی مرحوم (چاچو بھائی) سابق سیکرٹری امور عامہ حیدرآباد (تلنگانہ) کا ذکرِ خیر

مدیر رسالہ انصاراللہ قادیان

مکرم احمد اللہ صاحب مدراسی (چاچو بھائی) مختصر سی علالت کے بعد مؤرخہ 27 فروری 2022 بروز اتوار شام سات بجے ہسپتال میں 85 سال کی عمر پا کر وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

آپ کی پیدائش 1937ء میں چنئی یعنی مدراس میں ہوئی۔ آپ کے والد کا نام محترم عزیز اللہ صاحب تھا۔ جو کہ صاحب علم ہونے کے ساتھ ساتھ وسیع حلقہ احباب رکھنے والے بزرگ تھے۔ آپ کے والد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے زمانہ میں بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہونے کی توفیق پائی۔ آپکے بڑے بھائی محترم کریم اللہ صاحب نوجوان چنئی سے ایک اخبار بنام **’آزاد نوجوان‘** شائع کرتے تھے۔ جس کے ذریعہ جماعت احمدیہ کی بہترین تبلیغ ہوتی تھی۔

محترم احمد اللہ صاحب مدراسی تاجر پیشہ تھے۔ آپ کی ایک بہن محترمہ اعظم النساء صاحبہ کی شادی حیدرآباد میں مکرم سیٹھ محمد بشیر الدین صاحب لال ٹیکری سابق صوبائی امیر آندھر پردیش سے ہوئی۔ جہاں محترمہ اعظم النساء صاحبہ کو پہلے صدر لجنہ اماء اللہ حیدرآباد اور بعد میں صدر لجنہ اماء اللہ آندھرا پردیش کے طور پر خدمت کی توفیق ملتی رہی ہے۔ یہاں جماعتی خدمات اور پروگراموں سے متاثر ہو کر مکرم احمد اللہ صاحب مرحوم 1985ء میں چنئی سے حیدرآباد منتقل ہو گئے اور یہاں کاروبار شروع کر کے یہیں مستقل سکونت اختیار کی۔ پہلے Real Estate کا کاروبار کرتے رہے۔ بعد میں Food Land کے نام سے ملے پلی میں ایک ہوٹل بھی چلاتے رہے۔ کاروبار میں سخت مصروف ہونے کے باوجود جماعتی خدمات کے لئے وقت نکال کر تشریف لایا کرتے۔ سیکرٹری امور عامہ حیدرآباد کے علاوہ کئی جماعتی عہدوں پر آپ کو خدمت کی توفیق ملتی رہی ہے۔ نظام جماعت کے مطیع اور خلافت کے عاشق تھے۔ پنجوقتہ نماز اور تہجد کے پابند تھے۔ 83 سال کی عمر تک رمضان المبارک کے پورے روزے رکھتے رہے۔ بلند ہمت، مضبوط حوصلہ کے علاوہ شیریں گفتگو، خوش مزاجی، لطیف مزاح اور اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو باوقار اور بہترین گفتگو کا ملکہ عطا کیا ہوا تھا۔ بسا اوقات مکرم موصوف جماعتی تربیتی و تبلیغی کاموں کیلئے مبلغین و معلمین کرام کے ساتھ لگا تار ہفتہ، عشرہ کے دورہ پر بھی تشریف لاتے تھے۔ انگریزی میں اچھی مہارت ہونے کی وجہ سے جہاں جہاں مخالفت ہوتی تھی محترم صوبائی امیر صاحب کے ساتھ تشریف لا کر پولیس حکام اور سرکاری عہدیداروں کے ساتھ گفتگو کر کے جماعت کا تعارف کروا کر مخالفت کی روک تھام کیلئے مکرم موصوف مؤثر خدمات پیش کیا کرتے تھے۔ تبلیغ کا اس

”خدا کا دامن پکڑنے والا کبھی محتاج نہیں ہوتا اُس پر کبھی بُرے دن نہیں آسکتے“ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 263)

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السّلام)

::طالبِ دُعا::
سراج خان

BANTY SHOE CENTRE

R.N.Nagar
Post.SORO,
Dist.BALASORE-ODISHA
Pin-756045

قدر شوق تھا کہ خدام الاحمدیہ، مجلس انصار اللہ اور جماعتی تبلیغی پروگرامز میں ضرور شامل ہوتے۔ اور وفود کو اپنی گاڑی میں بٹھا کر لے جایا کرتے تھے۔

آپ کو مطالعہ کا بے حد شوق تھا۔ British Laibray Hyd کے باقاعدہ ممبر تھے۔ جماعتی کتب کا کثرت سے مطالعہ کیا کرتے تھے۔ بائبل کا گہرا علم رکھتے تھے اور چرچ میں جا کر عیسائی احباب و پادری صاحبان کو خوب تبلیغ کیا کرتے اور جماعت کا پیغام پہنچاتے۔ مہمان نوازی کا وصف نمایاں تھا۔ گھر میں جو بھی آتا بغیر کھانا کھلائے نہ جانے دیتے۔ مسجد میں آنے والے مہمانانِ کرام کا بہت خیال رکھتے۔ رمضان میں افطاری کا انتظام کیا کرتے اور گھر سے کھانے کی اشیاء خود لیکر آتے۔ ہمیں یاد ہے کہ اُن کا ہوٹل Food Land جماعتی افراد اور واقفین زندگی کیلئے ہمیشہ کیلئے کھلا رہتا۔ فون کر کے بلا کر تواضع کیا کرتے تھے۔

پسماندگان میں آپ کی اہلیہ محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ کے علاوہ ایک دُختر محترمہ نیاز سہیل صاحبہ اہلیہ محترم سیٹھ محمد سہیل صاحب سابق امیر آندھرا پردیش اور ایک فرزند محترم امان اختر صاحب ہیں۔ دونوں صاحب اولاد ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُنہیں صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

مرحوم موصی تھے۔ مسجد الحمد سعید آباد میں آپ کی نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد بذریعہ ہوائی جہاز تابوت قادیان لے جایا گیا جہاں یکم مارچ 2022ء کو بعد نماز عصر بروز منگل جنازہ گاہ، بہشتی مقبرہ قادیان میں نماز جنازہ ادا کی گئی بعدہٗ تدفین عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے درجات بلند فرمائے۔ آمین

بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

100 سال قبل اپریل 1922ء

مجلس شوریٰ کا قیام:

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جہاں صدر انجمن احمدیہ کے انتظام میں اصلاح کی ضرورت کو محسوس کیا۔ وہاں آپ کو اس ضرورت کا بھی احساس پیدا ہوا کہ اہم ملی امور میں جماعت سے مشورہ لینے کے لئے کوئی زیادہ مناسب اور زیادہ منظم صورت ہونی چاہئے۔ چنانچہ حضور نے وسط اپریل ۱۹۲۲ء میں مستقل طور پر مجلس شوریٰ کی بنیاد رکھی۔

مجلس شوریٰ کے قیام سے گویا جماعتی نظام کا ابتدائی ڈھانچہ مکمل ہو گیا یعنی سب سے اوپر خلیفہ وقت ہے جو گویا پورے نظام کا مرکزی نقطہ ہے۔ اس سے نیچے ایک طرف مجلس شوریٰ ہے اور اہم اور ضروری امور میں خلیفہ وقت کے حضور اپنا مشورہ پیش کرتی ہے اور دوسری طرف اس کے متوازی صدر انجمن احمدیہ ہے جسے نظارتوں کے انتظامی صیغہ جات چلانے کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔

جماعت احمدیہ کی پہلی مجلس شوریٰ 15-16 اپریل 1922ء کو تعلیم الاسلام ہائی سکول (قادیان) کے ہال میں منعقد ہوئی اور اس میں 52 بیرونی اور 30 مرکزی نمائندوں نے شرکت کی۔ حضور نے افتتاحی تقریر میں تفصیل کے ساتھ اس کی ضرورت و اہمیت اور اس کے طریق کار پر روشنی ڈالی اور نمائندگان کو متعدد اہم ہدایات دیں جو ہمیشہ کے لئے مشعل راہ ہیں۔ (تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 296 تا 299)

طالب دعا:
بی ایم خلیل احمد
ابن محترم بی ایم
بشیر احمد صاحب مرحوم
ابن محترم موسیٰ
رضا صاحب مرحوم
و فیملی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:
**”یاد رکھو ہدایت تو اُن کو ہوتی ہے
جو تعصب سے کام نہیں لیتے
وہ لوگ فائدہ نہیں اُٹھاتے جو تدبیر نہیں کرتے“**
(ملفوظات جلد 1 صفحہ 158 مطبوعہ 2018ء قادیان)

پتہ:
جماعت احمدیہ
بنگلور، کرناٹک
فون نمبر:
9945433262

اخبارِ مجالس

یک روزہ ریفریشر کورس ضلع ورنگل:

مؤرخہ 6/مارچ 2022 بروز اتوار مجلس انصاراللہ ضلع ورنگل کے زعماء و معلمین کرام کا ریفریشر کورس بمقام نانچاری مڈور ضلع ورنگل میں خاکسار کی صدارت میں منعقد ہوا۔ نماز ظہر کے بعد مکرم شیخ فقیر احمد صاحب کی تلاوت کلام پاک سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ مکرم محمد اکبر صاحب انچارج ضلع ورنگل نے تعارفی تقریر کی اور اس پروگرام کی مختصراً تفصیل بیان کی۔ اسکے بعد تمام شاملین زعماء اور معلمین کرام نے اپنا اپنا تعارف کروایا۔ یہاں پر دیہاتوں میں ناخواندگی زیادہ ہونے کی وجہ سے معلمین حضرات کو ہی ہر تنظیم کے کام مقامی عہدیداران کے ساتھ مل کر کرنے پڑتے ہیں۔ اسی لئے اِنہیں اس پروگرام میں شامل کیا گیا۔ خاکسار نے اُنہیں بعض اہم شعبہ جات کے متعلق سمجھایا۔ بعدۂ مکرم حافظ سید رسول نیاز صاحب قائد تعلیم القرآن مجلس انصاراللہ بھارت نے لائحہ عمل کے مطابق مختلف شعبوں اور خصوصاً تعلیم القرآن وقف عارضی کے حوالہ سے تفصیل سے سمجھایا اور یہاں کی مادری زبان تیلوگو میں بھی تربیتی اُمور پر مختصر روشنی ڈالی۔ اِس دوران چند معلمین کرام نے بعض شعبہ جات کے متعلق معلومات حاصل کیں۔ بعد دُعا کے یہ اجلاس انتہائی کامیابی کے ساتھ اختتام کو پہنچا۔ بعدازاں تمام شاملین ظہرانہ تناول فرمانے کے بعد اپنی اپنی مجالس کیلئے واپس روانہ ہوگئے۔ خاکسار کے ساتھ حیدرآباد سے بذریعہ کار تین (3) انصار پر مشتمل قافلہ آیا تھا۔ ہم بخیر و خوبی رات 9 بجے حیدرآباد پہنچے۔ اس پروگرام میں جملہ زعماء اور معلمین کرام کی حاضری 18 تھی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔ اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں میں برکت ڈالے اور مجالس کو فعال بنانے میں ہمیں کماحقہ خدمت و محنت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(حامداللہ غوری، ناظم مجلس انصاراللہ ضلع ورنگل)

ریفریشر کورس مجلس عاملہ انصاراللہ قادیان:

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ مجالس عاملہ انصاراللہ قادیان کا ریفرشر کورس مؤرخہ 24/مارچ 2022ء بروز جمعرات بعد نماز مغرب وعشاء بمقام الہ دین بلڈنگ منعقد کیا گیا۔ اس پروگرام میں مجلس عاملہ انصاراللہ بھارت، مجلس عاملہ انصاراللہ قادیان اور مجالس عاملہ انصاراللہ محلہ جات قادیان کے جملہ عہدیداران شامل ہوئے۔

اس پروگرام کی صدارت محترم مولانا عطاء المجیب لون صاحب صدر مجلس انصاراللہ بھارت نے کی۔ ریفریشر کورس کا پروگرام حسب طریق تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا جو کہ مکرم مظفر احمد صاحب معلم سلسلہ قادیان نے کی بعدۂ محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ بھارت نے عہد دہرایا۔ اسکے بعد اس پروگرام کی پہلی تقریر مکرم مولوی ایچ شمس الدین صاحب قائد تربیت مجلس انصاراللہ بھارت نے کی۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے حوالے سے بتایا کہ ایک موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا تھا کہ ہر احمدی اس بات کا اہل ہونا چاہئے کہ اسلام میں کم سے کم سیادت کی ضرورتیں اس میں کس طرح پوری ہوسکتی ہیں، مسلمانوں نے تو اسکو بھلا دیا۔ آج دنیا کی سیادت آپ کے ساتھ وابستہ ہے جب تک آپ خود سید نہیں بنیں گے آپ دوسروں کی سیادت کیسے کریں گے۔ ہر ناصر کو سید بننا ہے تا کہ کوئی

Prop: Sk. Ishaque

Phangudubabu	:	7873776617
Tikili	:	9777984319
Papu	:	9337336406
Lipu	:	9437193658

Faizan Fruits Traders

Near Railway Gate, Soro
Balasore, Odisha - 756045

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں

فون نمبر: 1800 103 2131

وقت صبح 8:30 تا رات 10:30 (تعطیل: جمعۃ المبارک)

بھی کام آپ کے سپرد کر دیا جائے تو وہ بآسانی آپ پورا کر سکے۔

مجالس کی کارکردگی کس طرح ہونی چاہئے اس تعلق سے موصوف نے بتایا کہ مجلس کے کام صد فیصد ہونے چاہئیں کوئی پروگرام بھی چھوٹنا نہیں چاہئے۔ اسی طرح مجلس کے جملہ پروگراموں میں حاضری بھی صد فیصد ہونی چاہئے، تبلیغ کے پروگرام بنانے چاہئیں۔ نماز میں صد فیصد حاضری ضروری ہے۔ مجلس کے پروگراموں میں شامل نہ ہونے والے انصار سے انفرادی رابطہ کریں۔ اسی طرح سائقین کے نظام کو فعال کرنا ہوگا اس کے بغیر ہمارے پروگرام کامیاب نہیں ہو سکتے۔

شعبہ عمومی:۔ ہر ماہ مجلس عاملہ کا اجلاس ضروری ہے، مجلس عاملہ کے جملہ ممبران کو اپنے شعبہ کی رپورٹ دینی چاہئے۔ اجلاس کی کارروائی اندراج کرنے کیلئے ایک رجسٹر بھی ہونا چاہئے۔

شعبہ تعلیم:۔ مطالعہ کتب، امتحان دینی نصاب، مقالہ نویسی میں مجلس عاملہ کا بھی رول ہے۔ کچھ مواد تیار کر کے ہر اس ناصر کو دیدیں، جو لکھنے کا شوق رکھتا ہے تو اچھا نتیجہ نکل سکتا ہے۔ مطالعہ کتب کی طرف بھی توجہ دینی چاہئے اس سے ثواب بھی ملتا ہے اور علم بھی بڑھتا ہے۔

شعبہ تربیت:۔ تربیتی اجلاس میں صد فیصد حاضری لازمی ہے۔ ضروری نہیں کہ ہر بار اجلاس مسجد میں ہی رکھا جائے۔ گھروں میں بھی کر سکتے ہیں۔ اسی طرح نماز میں انصار کی حاضری بھرپور ہونی چاہئے، نماز کی پابندی ضروری ہے۔

تربیت نو مبائعین:۔ ان کے حالات کے مطابق چھوٹے چھوٹے پروگرام بنائیں۔

شعبہ تبلیغ:۔ اس شعبہ کو بہت زیادہ فعال ہونا چاہئے، ہر فرد تک پہنچنا چاہئے، تعارف کروائیں، لوگوں کے خیالات کے مطابق ان سے تبلیغی گفتگو کریں حضرت مسیح موعودؑ نے اور اسلام نے ہر ایک کے لئے تعلیم دی ہے ہر فرد تک ہماری تعلیم پہنچنی چاہیے۔

شعبہ مال:۔ جو انصار چندوں کے بقایا دار ہیں ان سے ملاقات کرنی چاہئے۔ سال میں ایک بار چندہ تحریک جدید اور وقف جدید ادا کرنے والوں کی فہرست مرکز کو ارسال کریں۔

اس کے بعد مکرم حافظ سید رسول نیاز صاحب قائد تعلیم القرآن ووقف عارضی نے دوسری تقریر کی۔ موصوف نے بتایا کہ خاکسار کو صرف شعبہ تعلیم القرآن ووقف عارضی کے تعلق سے کچھ عرض کرنے کی ہدایت ہوئی ہے۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے یہ سال مجلس انصار اللہ بھارت ”اللہ میاں کا خط جو میرے نام آیا“ کے طور پر منا رہی ہے۔

قرآن کریم ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو کہ اپنوں اور غیروں کو مکمل تعلیم دیتا ہے۔ قرآن مجید کی تعلیم کے نتیجہ میں ہی مسلمانوں نے ترقی کی جب تک مسلمان قرآن مجید کی تعلیم پر عمل کرتے رہے ترقی کرتے رہے۔ لیکن جب مسلمانوں نے اس کی تعلیم پر عمل کرنا چھوڑ دیا ان کا زوال شروع ہو گیا۔ جس سے ہمیں سبق سیکھنا چاہئے۔

آج سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ازسرِ نو قرآن مجید کی تعلیمات کو دنیا میں پھیلانے کا سلسلہ شروع کیا۔ اسکی حسین ترین تعلیمات کو ساری دنیا میں پھیلانا آج ہمارا کام ہے۔

قادیان میں قرآن مجید کی تعلیم کو عام کرنے کی ذمہ داری ہم پر عائد ہوتی ہے۔ ہر ناصر کے پاس قرآن مجید کا جامع ترجمہ موجود ہو، ترجمہ

JOTI SAW MILL (P) Ltd. BHADRAK (ODISHA)
JSM
S.A.Quader (Managing Director)
c/o Abdul Qadeer Khan
تکبّر بہت خطرناک بیماری ہے جس انسان میں یہ پیدا ہوجاوے اسکے لئے رُوحانی موت ہے (ملفوظات جلد 4 صفحہ 437)

پڑھنا چاہئے۔تمام انصار کا جائزہ لیکر ایک رپورٹ مرکز کو بھجوانی چاہئے۔مؤاخات کا پروگرام ہونا چاہئے جو انصار قرآن مجید خرید نہیں سکتے،ان کو کوئی مخیر ناصر خرید کردیں۔

زعماء سے گزارش ہے کہ اپنے محلہ کی مسجد میں بچوں کو قرآن مجید پڑھانے کیلئے انصار کی ڈیوٹی لگائیں۔

انصار کے مقاصد میں سے ایک مقصد قرآن مجید سیکھنا اور سکھانا ہے کوئی ناصر ایسا نہ ہو جو قرآن مجید ناظرہ نہ جانتا ہو۔

آخر پر صدر اجلاس نے خطاب فرمایا۔آپ نے فرمایا کہ ریفریشر کورس کا مقصد یہ ہے کہ ہم میں سے ہر ایک کو یہ معلوم ہو کہ ان کو کیا کرنا ہے اور کام کو کیسے کرنا ہے۔ہر منتظم کیلئے خلافت کے زیر سایہ اور رہنمائی

میں لائحہ عمل موجود ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے قیامِ مجلس کے ساتھ معین لائحہ عمل بھی وضع فرمایا کہ یہ یہ شعبہ جات ہیں اور یہ یہ کام ہم نے کرنا ہے۔ہر منتظم کو معلوم ہے اور ہونا چاہئے کہ کیا کام کرنا ہے۔ بنیادی چیز احساس ہے اور یہ کہ خلیفہ وقت ہم سے کیا چاہتا ہے۔اور ہم سے کیا کیا خدمات کروانا چاہتا ہے۔خلیفہ وقت زمانے کے اعتبار سے ہمیں ایک معین ٹارگیٹ دیتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے پیغام میں دو بنیادی باتوں کی طرف توجہ دلائی۔

تربیت اولاد: نمبر ایک فرمایا کہ اولاد کی اصلاح کی طرف توجہ ہونی چاہئے۔ہماری آئندہ آنے والی نسل نیک ہو تقویٰ کے راستوں پر چلنے والی ہو ان راستوں پر چلنے والی ہو جن کی قرآن مجید، آنحضرت ﷺ، حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء کرام نے تعلیم دی ہے۔

خلافت کی حفاظت: دوسرے خلافت کی حفاظت ہے۔ دراصل ہم نے خلافت کی کیا حفاظت کرنی ہے خلافت ہی ہماری حفاظت کرتی ہے۔اس بات کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم اس جماعت میں شامل ہیں جو ایمان لانے اور اعمال صالحہ بجالانے والوں کی جماعت ہے۔اس زمانے کی برائیوں سے ہمیں بچانے والی خلافت ہے۔جہنم کی آگ سے بچانے والی خلافت ہے۔زوال اور پستی سے بچانے والی خلافت ہے۔خلافت کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے اپنے آپ کو اور اپنی آنے والی نسلوں کو آگ سے آج ہم نے بچانا ہے۔ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اور ہماری اولاد ایمان لانے والوں اور اعمال صالحہ بجالانے والوں میں شامل ہیں کہ نہیں اس بات کا جائزہ لینا ہے۔

آخر پر صدر اجلاس نے دعا کروائی۔اس موقعہ پر تمام حاضرین کے لئے مجلس کی طرف سے عشائیہ کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔اللہ تعالیٰ ہمیں مقبول خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

(تبریز احمد دُرّانی، منتظم عمومی مجلس انصاراللہ قادیان)

UDUPI THE VEG
Coorg's Prominent Vegetarian Restaurant
Al Wesal Tower, Kohinoor Road, Madikeri,
Coorg (Kodagu),Karnataka, India
Phone:+91-8277526644,+91-8272220144
www.udipitheveg.in

UDUPI THE VEG
HOTEL HILL VIEW
Your Residence of Coorg
Hill Road, Madikeri, Kodagu,
KARNATAKA, INDIA
Ph:08272 223808, 9901490865

سکھ سنگ میں میڈیکل کیمپ وخدمت خلق:

ڈیرہ بابا نانک میں موجود چولہ صاحب کی زیارت کیلئے یکم مارچ 2022ء کو ہوشیارپور سے پیدل روانہ ہونے والا سنگ (زائرین پر مشتمل قافلہ) 3 مارچ کو قادیان سے گزرتے ہوئے 4 مارچ کو ڈیرہ بابا نانک پہنچتا ہے۔قادیان پہنچنے پر جتھیدار بابا جوگندر سنگھ اور زائرین کا اہل قادیان نے شاندار استقبال کیا اور زائرین کیلئے جگہ جگہ لنگر کا انتظام کیا۔اس موقعہ پر مجلس انصاراللہ قادیان کی طرف سے بھی مکرم مامون الرشید تبریز صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ قادیان کی نگرانی میں دفتر جلسہ سالانہ قادیان کے احاطہ میں ہومیوپیتھی اور ایلوپیتھی میڈیکل کیمپ کا انتظام صبح 6 بجے تا دوپہر کیا گیا۔جس میں مکرم ڈاکٹر عبدالماجد صاحب قائد تجنید مجلس انصاراللہ بھارت، مکرم شیخ ناصر وحید صاحب، مکرم عبدالمحسن مالاباری صاحب قائد تحریک جدید اور مکرم کلیم احمد شاہد صاحب نے ڈیوٹیاں سرانجام دیں۔ جبکہ مکرم خالد احمد الہ دین صاحب قائد ایثار وخدمت خلق مجلس انصاراللہ بھارت نے اجتماعی دعا کروا کر میڈیکل کیمپ کا افتتاح کیا۔تقریباً (1100) زائرین نے اس سے استفادہ کیا۔

اس موقعہ پر مجلس انصاراللہ قادیان کی طرف سے راستے میں گنّے کا

شربت اور الہ دین بلڈنگ کے پاس زائرین کیلئے جوس کا اہتمام کیا گیا۔ زائرین نے نہایت خوشی سے نوش کرتے ہوئے مجلس کی خدمت خلق کو سراہا۔اللہ تعالیٰ ہماری خدمات کو قبول فرمائے۔آمین

(تبریز احمد دُرّانی، منتظم عمومی مجلس انصاراللہ قادیان)

وقارعمل مجلس انصاراللہ یادگیر: 22 مارچ 2022ء کو مجلس انصاراللہ یادگیر (کرناٹک) کی طرف سے مسجد کی صفائی کیلئے ایک وقارعمل منعقد کیا گیا۔جس میں کثیر تعداد میں انصار شامل ہوئے۔

(جاوید احمد ندیم، ناظم مجلس انصاراللہ یادگیر، رائچور، گلبرگہ، بیجاپور)

Ph:09419049823 Ph:09622584733

"مَیں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں

کہ تکبّر سے بچو کیونکہ تکبّر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے...... ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبّر ہے۔" (نزول المسیح صفحہ ۴۰۲)

اِرْشَاد حَضْرَتْ مَسِیْح مَوعُود عَلَیْہِ الصّلٰوۃ والسَّلَام

طالبِ دُعا:: DAR FRUIT COMPANY KULGAM

Shop 73 Fad 40B Fruit Market Kulgam P.O. ASNOOR 192233

Phone No. off. 01931-212789 - 09622584733 - Res. 07298119979